

بِيَادِكَارِ إِمَامِ الْعَارِفِينَ زُبُدَةِ الْأَصْلَاحِينَ حُضُورَ نُعْوَنَتِ الْعَامِ
مُحْبُوبَ بَنْدَانِي مُخْدُودَ مُسَيْدَ أَشْرَفَ جَهَانِيرَ سَمَانِي قَدَسَ

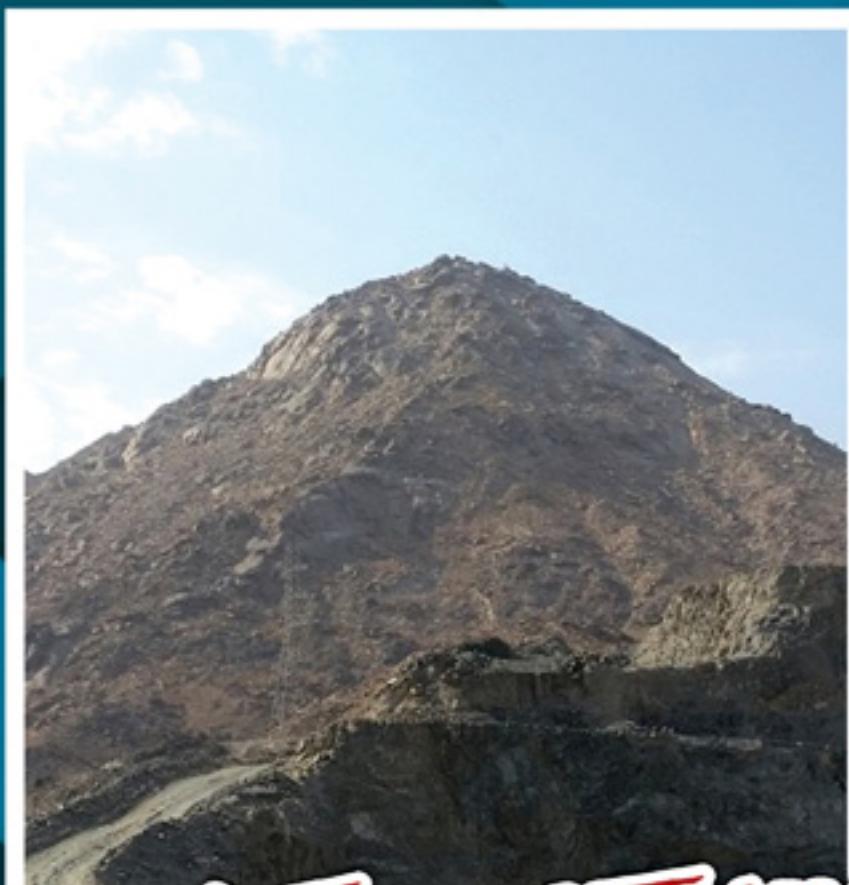
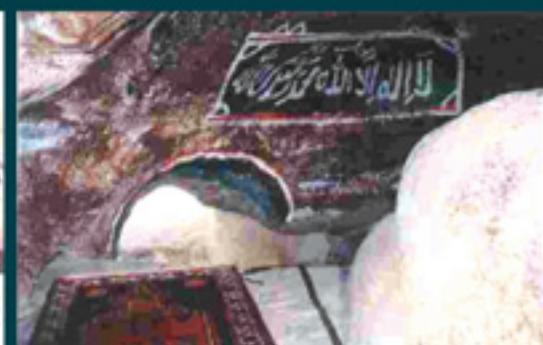
ماہنامہ جنوری ۲۰۲۳ء

الْإِشْرَافُ

کراچی

Reg. # MC 742

Web: www.ashrafia.net



- ♦ درس قرآن ♦ درس حدیث
- ♦ حضور سید المرسلین ﷺ کی تعلیمات وہدیات
- ♦ مقام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
- ♦ سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز رضی اللہ عنہ
- ♦ آقا بابا شریف حضرت سید مختار اشرف اللہ بنی ابی جیلانی رضی اللہ عنہ
- ♦ حضرت علامہ مفتی اطہر عیمی اشرفی رضی اللہ عنہ
- ♦ مولانا سید مین اشرف جیلانی رضی اللہ عنہ کو مبارکباد ...

بَايِعُونَى إِلَيْهِ أَكْمَلَ الْإِشْرَافَ لِمَشَائِخِ الْإِسْلَامِ الْمُسْتَحْيِينَ
بَايِعُونَى إِلَيْهِ أَكْمَلَ الْإِشْرَافَ لِشَاهِ الْإِسْلَامِ الْمُسْتَحْيِي

مَاہنَامَه

الاشرف

کراچی

جنوری ۲۰۲۳ء جلد نمبر ۲۵ شمارہ نمبر ۱
رجب الرب ۱۴۴۴ھ ۱۳۳۵ء

اسلامی تعلیمات اور روحانی اقدار کا علمبردار
پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا واحد ترجمان

اے اشرف زماں زمانہ مدد نما
درہائے بستہ را زکلید کرم کشا

(MC 742)

(رجسٹر نمبر ۷۴۲)

شمارہ نمبر ۲۵

جلد نمبر ۲۵

جنوری ۲۰۲۳ء

غوث العالم تارک السلطنت محبوب یزدانی حضرت مخدوم میر اوحد الدین سلطان
قطب ربانی حضرت ابو مندوم شاہ
سید محمد طاہرا شرف الاشرف الجیلانی قدس سرہ
سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ

اشراف الشاخ حضرت ابو محمد شاہ
سید احمد اشرف الاشرف الجیلانی قدس سرہ
قائد ملت حضرت علامہ
سید محمود اشرف الاشرف الجیلانی مدظلہ العالی
سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ سرکار کلاں پکھو چھ شریف امینکر نگر (بھارت)

سب ایڈیشن
صاحبہ کرام صاحبزادہ حکیم سید اشرف جیلانی

ایڈیشن
ابوالملکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی
سجادہ نشین
درگاہ عالیہ اشرفیہ، اشرف آباد، فردوس کالونی، کراچی

فون نمبر:

021-36600676 0321-9258811

تیمت = 40 روپے سالانہ = 400 روپے

مقام اشاعت

درگاہ عالیہ اشرفیہ اشرف آباد فردوس کالونی، کراچی - 74600

سرکلیشن
ڈیزائنگ اینڈ کمپوزنگ
محمد بالا اشرفی
محمد ثاقب اشرفی

محمد ابراهیم اشرفی
محمد اجواد عطاری

پروف ریڈر
مولانا عرفان اشرفی
مقصودا ویسی / نعماں اشرفی

گمراں انتظامی امور: سید محبوب اشرف جیلانی
مشاورت: سید اعراف اشرف جیلانی

پر نظر و پبلیشور: ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے الاشرف آفیٹ پرنٹنگ پر لیں، ناظم آباد سے چھپوا کر شائع کیا



اس شمارے میں

جیہا اسلام حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب بلا نیہ، برادر علی حضرت مولانا حسن رضا خان بلا نیہ 3

حمد و نعمت

4 ایڈٹر آغازِ گفتگو

درس قرآن

7 حضرت علامہ ابو الحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

درس حدیث

11 حضرت علامہ مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

13 جناب ممتاز عالم مصباحی صاحب حضور سید المرسلین ﷺ کی تعلیمات وہدایات

17 محمد یوسف صدیقی راجپوت (دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

مقام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

20 مولانا حکیم سید بن احمد اشرف سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ

22 جناب سید زاہد رضوی صاحب پیپر سلطان شہید کا ولولہ انگلیز جہاد اور شہادت

25 آفتاب اشرفت حضرت سید مختار اشرف الاعشری الجیلانی علیہ الرحمہ حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاعشری الجیلانی قدس سرہ

30 جناب قدیر اشرفی صاحب مولانا حافظ حسین اشرف جیلانی مغلہ العالی کو مبارکباد...

32 ابو الحسین حکیم سید اشرف جیلانی بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی اطہر نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ

35 حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ فقہی سوالات کے جوابات .. (طلاق کے مسائل، حصہ: دوم)

37 جناب محمد محسن صاحب (نیو یارک) ماہِ رب المجب کے فضائل

39 سیدہ بنت حکیم سید اشرف جیلانی حضرت حمنہ بنت جحش رضی اللہ عنہا

41 ادارہ زیتون کا تیل.... غریبوں کے لیے بہترین ناک

43 صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی الاعشرف نیوز

صلی اللہ علیہ وسلم نعتِ رسول

برادر اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خان علیہ السلام

دم اضطراب مجھ کو جو خیال یار آئے
مرے دل میں چین آئے تو اسے قرار آئے
تری وحشتوں سے اے دل مجھے کیوں نہ عار آئے
تو انہیں سے دور بھاگے جنہیں تجھ پہ پیار آئے
مجھے نزع چین بخشنے مجھے موت زندگی دے
وہ اگر میرے سرہانے دم احتصار آئے
جو امیر و بادشاہ ہیں اسی در کے سب گدا ہیں
تمہیں شہریار آئے تمہیں تاجدار آئے
جو چمن بنائے بن کو جو جناں کرے چمن کو
مرے باغ میں الہی کبھی وہ بہار آئے
تری رحمتوں سے کم ہیں مرے جرم اس سے زائد
نہ مجھے حساب آئے نہ مجھے شمار آئے
ترے در کے ہیں بھکاری ملے خیر دم قدم کی
ترا نام سن کے داتا ہم امیدوار آئے
حسن ان کا نام لے کر تو پکار دیکھ غم میں
کہ یہ وہ نہیں جو غافل پس انتظار آئے

باری تعالیٰ حمد

بچہ الاسلام حضرت مولانا حامد رضا خان صاحب علیہ السلام

دل میرا گدگداتی رہی آرزو
آنکھ پھر پھر کے کرتی رہی جستجو
عرش تا فرش ڈھونڈ آیا میں تجھ کو تو
نکلا آقرب ز حبل ورید گلو
الله ، الله ، الله ، الله
طاہر ان چمن کی چک وحدۃ
نغمہ بلبل کا ہے لا شریک له
قمریوں کا ثرانہ ہے لا غیرہ
زمزمہ طوطی کا ہوہا ہوہا
الله ، الله ، الله ، الله
میں نے مانا کہ حامد گنہگار ہے
معصیت کیش ہے اور خطا کار ہے
میرے مولیٰ مگر تو تو غفار ہے
کہتی رحمت ہے مجرم سے لَا تَقْنَطُوا
الله ، الله ، الله ، الله





آغا زِ گفتگو

ایڈیٹر

اللہ تبارک و تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شنگر، نبی پاک علیہ اصلوٰۃ والسلام کی نگاہِ کرم اور بزرگان سلسلہ اشرفیہ کے روحانی تصرفات کی بدولت ماہنامہ الاشرف اپنی زندگی کے کامیاب ۲۵ سال مکمل کر کے جنوری ۲۰۲۳ء سے ۲۶ دس سال کا آغاز کر رہا ہے کسی رسالے کا اتنے عرصے تسلسل کے ساتھ نکلنا یقیناً اللہ تعالیٰ کا کرم ہی کہا جاسکتا ہے۔ ورنہ ماہنامہ الاشرف کے ساتھ بہت سے رسائل و جرائد نکلنا شروع ہوئے لیکن کچھ عرصے بعد بند ہو گئے۔ والدِ گرامی اشرف المشائخ حضرت ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاعشر فی الجیلانی نور اللہ مرقدہ فرمایا کرتے تھے کہ: ”یا تو دوبارہ چھاپنا پڑا۔ الاشرف کے نمبر یونیورسٹی کی سطح پر مقبول انہیں خریدا کہ بہت جلد وہ رسالہ ختم ہو گیا اور اسی مہینے ہمیں اور اہل علم حضرات نے الاشرف کے شماروں کی ایک ایک سال کام شروع نہ کرو اور جب شروع کر لو تو استقامت کے ساتھ جاری رکھو“۔ آپ نے اسی پر عمل کرتے ہوئے جب الاشرف کا اجراء فرمایا تو کچھ لوگوں کا یہ خیال تھا کہ چند ماہ یا چند سال نکلنے کے بعد یہ رسالہ بند ہو جائے گا لیکن والدِ گرامی کی استقامت کی وجہ سے الاشرف جاری رہا۔ ممبران کی طرف سے عدم تعاون، اشتہارات کا نہ ہونا، کاغذ اور پرنٹنگ کی قیمتیوں میں اضافہ ان تمام چیزوں کے باوجود والدِ محترم نے اپنے ذاتی

انہیں آسانی کے ساتھ سمجھ سکیں۔ الاشرف کا شروع سے یہ دوسری شخصیت جنہوں نے والدِ گرامی کے ساتھ تعاون فرمایا وہ مزاج رہا کہ کسی پر تنقید کیے بغیر حکمت و فیصلت کے ساتھ اس حضرت مولانا حافظ مشیر احمد دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جنہوں کی اصلاح کی جائے بہت سے فتنے اٹھے اور بہت سے معاملات نے عرصہ دراز تک الاشرف میں درس قرآن لکھا اور آخر عمر میں عالالت کے باعث اس میں تعطل ہوا۔ ان کے لیے بھی ہم الہامت میں پیش آئے بہت سے مسائل میں اختلاف کی وجہ سے لوگوں نے ایک دوسرے پر لعن طعن کی اور تحریر و تقریر دعا گو ہیں کہ مولیٰ تعالیٰ! ان کی اس خدمت کو اپنی بارگاہ میں کے ذریعے انہیں اچھا لیکن ہم نے الاشرف کے ذریعے ان منظور و مقبول فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

ان دو شخصیات کے علاوہ مندوم زادہ سید محبوب اشرف جیلانی بزرگانِ دین کی تعلیمات کو پیش کیا اور اگر کسی نے کوئی اعتراض کیا تو تہذیب کے دائرے میں رہتے ہوئے ان کے اعتراضات اور صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی مظلہ العالی نے بھی الاشرف کے جوابات دیئے۔ الحمد للہ! ہماری جانب سے جن معاملے کے ساتھ بھرپور تعاون فرمایا اور اب بھی اُسی طرح تعاون فرمایا ہے۔ میرے برادر ان محترم صاحبزادہ حکیم سید اشرف میں اعتراضات کے جوابات دیئے گئے ان کے جوابات کے بعد پھر کسی کو سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ہمارا مقصد شریعت و طریقت کی تعلیمات، احکامات و مسائل عام فہم انداز میں عوام و خواص تک پہنچانا ہے اور ہم اپنے اس مقصد پر کار بند ہیں اور ان شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی یہی مقصد پیش نظر رہے گا۔ الاشرف کے سلسلے میں جن حضرات نے والدِ گرامی کے ساتھ تعاون کیا ان میں محترم جناب عارف دہلوی صاحب گز شستہ سال بھی ہم نے الاشرف میں کوئی تبدیلی نہیں کی تھی یعنی جو عنوانات جس طرح چل رہے تھے ان مستقل عنوانات کو اُسی طرح جاری رکھا اور اس سال بھی انہی عنوانات کے ساتھ الاشرف جاری رہے گا کیونکہ ان عنوانات کو عوام و خواص گامزن کر دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے قبر انور پر بے شمار حجتیں نازل فرمائے۔ آمین

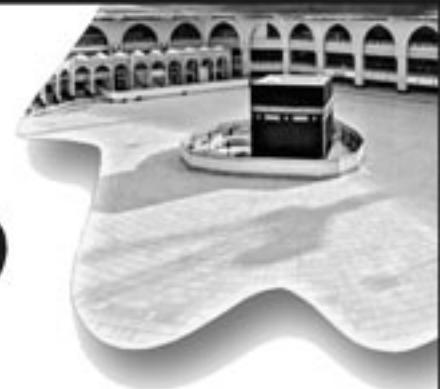
الاشرف کی تاریخ میں ان کا نام سنہری حروف سے لکھا جائے گا کے تحت نہایت معلوماتی مضامین شائع ہوتے رہے اور ان

شاء اللہ تعالیٰ آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔
آپ نے عرصہ دراز تک جامعہ مسجد آرام باغ میں خطابت
مریدین و معتقدین اور متعلقین سلسلہ اشرفیہ پر لازم ہے کہ
کے فرائض انجام دیئے۔ آپ کی نمازِ جنازہ جامع مسجد آرام
الاشرف کے سلسلے میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔ خود بھی
باغ میں آپ کے پوتے نے پڑھائی۔ نمازِ جنازہ میں علماء و
مشائخ اہلسنت اور عوام اہلسنت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔
مشائخ اہلسنت اور عوام اہلسنت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو دین کے معاملے میں اور دین کی ترویج و
نمازِ جنازہ کے بعد مفتی عظیم پاکستان حضرت علامہ مفتی نبیل الرحمن
اشاعت میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنے کی توفیق
دامت برکاتہم العالیہ نے آپ کی حیاتِ مبارکہ پر روشنی ڈالی اور
عطافرمائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ
آہ! مفتی محمد اطہر نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ:
محترم تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ مزارِ مبارک
کے قریب ناظم آباد میں کی گئی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ان کے
مرقدِ مبارک پر بے شمار حمتیں نازل فرمائے۔ آمین
بچے ہمارے استادِ محترم حضرت علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی اشرفی
رحمۃ اللہ علیہ طویل علاالت کے بعد انتقال فرمائے۔

رحمۃ اللہ علیہ طویل علالت کے بعد انتقال فرمائے۔
ایصالِ ثواب کے لیے قرآن خوانی کی گئی۔ جس میں علماء و
مشائخ اور عوام اہلسنت نے شرکت کی۔ درگاہِ عالیہ اشرفیہ
احشرف آباد میں بھی آپ کی مغفرت کے لیے دعا کی گئی۔
خاک پائے مخدوم سمنانی

فقیر ابوال默کرم ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی
سجادہ نشین درگاہ عالیہ اشرفیہ، فردوس کالونی، کراچی
آپ کی عمر ۹۵ سال تھی۔ دارالعلوم نعیمیہ کے ٹرستی تھے اور
حضرت تاج العلماء مفتی محمد عمر نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے
صاحبزادے تھے۔ آپ نے مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت سید
شاہ علی حسین اشرف اشرفی الجیلانی المعروف اشرفی میاں
قدس سرہ کے دستِ مبارک پر بیعت کی۔ درسِ نظامی کی تعلیم
جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں صدر الافتاضل مولانا سید محمد نعیم الدین
مراد آبادی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ سے حاصل کی قیامِ پاکستان کے
بعد کراچی تشریف لائے اور درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا۔
مفتی اہلسنت حضرت علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمہ
نے جب دارالعلوم نعیمیہ قائم فرمایا تو آپ کو ٹرستیز میں شامل کیا



درس قرآن

حضرت علامہ ابو الحنفۃ سید محمد احمد قادری اشرفی

ہم نے انہیں انجیل اس میں ہدایت اور نور ہے اور تصدیق کرتی ہے جو توریت سے ہے اور ہدایت اور نصیحت پر ہیز گاروں کو اور چاہیے کہ انجیل والے حکم کریں وہ جونازل کیا اللہ نے اس میں اور جونہ حکم کرے وہ جونازل کیا اللہ نے تو وہی فاسق ہیں اور نازل کیا، ہم نے اے محبوب! تمہاری طرف کتاب کو سچائی کے ساتھ تصدیق کرتی ہے، اس کی جو کتابوں سے تمہارے آگے ہے اور محافظت ہے اس پر تو حکم کرو ان میں جونازل کیا۔ اللہ نے اور نہ پیروی کرو ان کی خواہشوں کی اس سے جو آیا ہے سچ حق چھوڑ کر ہر ایک کے لیے بنایا ہم نے تم سے ایک شریعت اور راستہ اور اگر اللہ چاہتا تو کردیتا تم سب کو امت ایک لیکن منظویہ ہے کہ آزمائے تمہیں جو دیا تم کو بھلائیوں کی طرف سبقت کرو، اللہ کی طرف تمہارا لوٹا ہے سب کا وہ تمہیں بتا دے گا، جس میں تم اختلاف کر رہے ہو۔

تفسیر:

اور ہم نے ان کے پیچے ان کے قدم قدیم عیسیٰ بن مریم کو بھیجا وَقَفَيْنَا... تَقْفِيَةً سے بنا اس کے معنی پیچے چلانا یا بھیجننا۔ تصدیق کرتا ہوا اس کی جوان کے آگے تھاتورات سے اور دی حضرت عیسیٰ علیہ السلام مذکورہ انبیاء کے بعد تشریف لائے اور

پارہ نمبر ۸ سورۃ الہادیۃ آیت نمبر: ۳۷ تا ۴۸

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اللّٰہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

وَقَفَيْنَا عَلٰی اثْرِ هُمْ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقاً لِّمَا أَبَيْنَ يَدَيْهِ
وَمِنَ التَّوْرَةِ وَأَتَيْنَاهُ الْإِنجِيلَ فِيهِ هُدًی وَنُورٌ وَمُصَدِّقاً لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنَ التَّوْرَةِ وَهُدًی وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ وَلَيَخْكُمْ
آخُلُ الْإِنْجِيلِ إِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ فِيهِ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ إِمَّا أَنْزَلَ اللّٰهُ
فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسِيقُونَ وَأَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقاً
لِّمَا أَبَيْنَ يَدَيْهِ وَمِنَ الْكِتَابِ وَمُهَمَّنَا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ بِمَا يَعْلَمُ
أَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ عَمَّا جَاءَكَ وَمِنَ الْحَقِّ لِكُلِّ جَعْلَنَا
مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جَاءَ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ أُمَّةً وَحْدَةً وَ
لِكُنْ لَّيَبْلُوُكُمْ فِي مَا اشْكُمْ فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ إِلَى اللّٰهِ
مَرْجِعُكُمْ بِجِنِّيَّعَافِيَنْتِشُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

ترجمہ:

آپ کے زمانہ میں کوئی نبی نہ تھا، اس لیے قَقْيَنَا فرمایا، آثار فرمادی۔

جُمٰہ اثر کی، اس کے معنی ہیں نشان قدم مُصَدِّقاً لِمَا بَيَّنَ يَدِيهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْفَسُوقُونَ من التَّوْزِيَةِ مصدقَۃ کے معنی سچا کہنے والا عیسیٰ علیہ السلام زبور اور تمام آسمانی کتابوں کے مصدق تھے کیونکہ یہاں خطاب یہود سے ہے، اس لیے توریت کا ذکر فرمایا تو توریت نے ان کے کافر ہے۔

نبوت اور قرآن کریم کے نزول کے یہود و نصاریٰ اور مشرکین آنے کی خبر دی تھی۔

وَإِنَّنَّهُ الْأَنْجِيلَ اس آیتِ کریمہ میں انجلیل کے لیے لفظ ہدی دو منکر تھے۔ ۲۳ سال کی مدت میں تھوڑا تھوڑا نازل ہوا، اسی جگہ ارشاد ہوا۔ پہلی جگہ ضلالت و جہالت سے بچانے کے لیے نیز لنا فرمایا گیا۔ بعض آیات بلا واسطہ بھی حضور ﷺ پر رہنمائی مراد ہے۔ دوسری جگہ ہدی سے حضور سید یوم النشور نازل ہو گیں، جیسے سورہ بقرہ کی آخری آیات، شبِ معراج محمد مصطفیٰ ﷺ کی تشریف آوری کی بشارت مراد ہے۔ اس غیرہ میں إلَيْكَ فرمایا گیا یعنی حضور ﷺ پر نازل کیا گیا۔ آل الرَّسُولِ سے حضور پُر نور ﷺ اور کتاب سے قرآن کریم مراد ہے، بالحق قرآن کریم حق ہے۔ یعنی جو کتاب قرآن کریم آپ پر نازل ہوئی وہ اپنے تفوق مطلقہ میں تمام کتب سماویہ پر فرد کامل ہے اور متبہس بالحق و الصدق ہے اور مصدق ہے کتب سابقہ توریت، انجلیل، زبور کی اور مہمین ہے اس کی۔

عَلَامَهُ خَلِيلٌ فَرَمَّاَتِهِ بِإِيمَانٍ أَنَّ زَلَّ اللَّهُ فِينَهُ وَلِيَحْكُمْ أَهْلَ الْأَنْجِيلِ بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَهُ علامہ خلیل فرماتے ہیں: ای رقباً علی سائر الكتب السماوية یعنی چونکہ انجلیل میں حضور ﷺ پر ایمان لانے اور آپ ﷺ کی نبوت تسلیم کرنے کا حکم ہے لہذا اس پر عمل کرتے ہوئے وہ محفوظ ہے کہ اس کی صحت و ثبات پر عوام و خواص شاہد ہیں۔ اس کی تصدیق کرو اور جو نہ مانے اور اپنی مرضی سے حکم دے وہ فاسق یعنی کافر ہے۔

اَهْلُ الْأَنْجِيلِ سے مرا دعیسائی ہیں بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ فِينَهُ سے مرا انجلیل مبرداً اور اِنْ قَتِيْبَہ فرماتے ہیں: اَنَّ الْمُهَمَّيْنَ اسْلَهُ الْمُؤْمِنَ وَهُوَ کے احکام پر فیصلہ کرنا ہے۔ قرآن پاک نے انجلیل کی تصدیق من اسماء الله تعاليٰ فصغر و ابدلت همزتہ هاؤ امہمین کی اصل

﴿هو الطاهر﴾ ﴿هو الاشرف﴾

مومن ہے اور یہ اللہ کے ناموں سے ایک نام ہے تو اس کی تصفیر اور اس کے معنی اصلی راستے کے ہیں، جو ظاہر و مبرہن ہو اور کی گئی اور ہمزہ ہا سے بدل دیا مہین ہو گیا۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مصطفیٰ ﷺ میں فرماتے ہیں

إِنَّ الْكِتَابَ مُهَبَّيْنَ لِتَبْيَّنَا
وَالْحُقْقَ يَضْرِفُهُ دُؤُولُ الْأَلْبَابِ

ابدیہ کا جیسے پانی سبب ہے حیات قانیہ کا۔

اس شعر میں مہین بمعنی گواہ ہے، اس کا فعل ہمین جیسے یہی، راغب اصحابی کہتے ہیں: سہی الدین شریعت تشبیہ الشریعتہ سیطر، بیقریہ پانچ لفظ ہی اس وزن پر آتے ہیں چھٹا لفظ الماء دین کو شریعت کہا گیا اس مشاہد سے کہ پانی تک نہیں ہے۔ (روح المعانی)

ابن محیض اور مجاہد فرماتے ہیں: انہما قرأ مهیمنا بفتح اليم والمعنى انه حوفظ من التعریف والتبدیل والحافظ له هو الله تعالى کم قال سبحانہ انا نحن نزلنا الذ کرو اذالله الحافظون مہین بفتح میم ہے، اس کے معنی ہیں حفاظت کی گئی، تحریف و تبدیل الطریق المستقیم شریعت ابتدائے طریق کو کہتے ہیں اور منہاج سیدھے راہ کو۔ (روح المعانی)

ایک قول یہ بھی ہے کہ شرعاً اور منہاج کے ایک ہی معنی ہیں اور تکریر برائے تاکید ہے۔

ولا تبع اهواهم... پر ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یوید ما حرفوا و بدلوا من امر الرجم اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ طریق ہے۔ عام اس سے کہ واضح ہو یانہ ہو۔

ایک قول یہ ہے کہ شریعت سے مراد ذات اقدس سرور عالم ﷺ اپ ان کی خواہشات کی موافقت میں امر رجم محسنة و محسن ہیں اور منہاج سے مراد قرآن کریم ہے۔

زنا کاروں کا نہ چھوڑیں بلکہ جو حکم آپ کی طرف حق آیا ہے اس آگے جوار شاد ہے:

پر عمل فرمائیں۔

لَوْ شَاءَ اللَّهُ لَجَعَلَكُمْ أَمَةً وَحْدَةً اس کے معنی یہ ہیں کہ تمام جماعتیں ایک دین واحد پر متفق ہو جاتیں اور سب ملت وحدہ ہوتی۔ اللہ شریعت بکسر شیں ہے اور یہی بن وثاب نے شریعت بفتح شیں پڑھا تعالیٰ چاہتا تو ایک ہی دین ایک ہی شریعت تمام لوگوں کے

لِكُلِّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَمِنْهَا جُّا

لیے آتے حضرت آدم علیہ السلام کا حضور سید عالم ﷺ تک ایک رب تمہارے باطل اختلاف کا فیصلہ فرمادے گا۔

وَلِكُنْ لَيَبْلُو كُمْ فِي مَا أَشْكُمْ

مگر ایسا اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا، بلکہ جو نظر آ رہا ہے وہی مشیت الہی ہوئی تاکہ ہمارے تمہارے مابین وہی معاملہ ہو جو ایک امتحان کے نتیجہ میں ہوتا ہے۔ شرائع مختلفہ کے ساتھ ہر زمانہ میں اس اختلاف میں معاش و معاد میں بھی امتحان ہے اور خواہشات کے تبعیں اور اشتراطات کی کیفیت بھی منکشف ہوتی ہے اور اعلانِ عام فرمادیا گیا۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ

استباق کے معنی ایک دوسرے سے سبقت لے جانا، ایمان میں جلدی کرنا، خیرات کے معانی اچھے اعمال و عقیدہ ہے۔ یعنی جب علیحدہ علیحدہ طریقے لوگوں میں ہیں تو تم مسابقت بالخیرات کی طرف رجوع ہو جو تمہارے لیے دارین میں بہتر ہے۔ عقائد حقہ اعمال صالحہ کے ساتھ اپنے اور اپنی زندگی کو مزین رکھوتا کہ مقربین میں شمار کیے جاؤ۔ پھر وعید ہے کہ جیسے بھی تم رہو رہو، آخر تمہیں لوٹ کر آنا ہماری طرف ہے، اس وقت تم پرواضح ہو گا کہ تمہارے اہواء کی پیروی کا کیا نتیجہ مل رہا ہے۔ پھر کتاب پر ہی عطف فرماتے ہوئے ارشاد ہے کہ ہم نے کتاب تمہاری طرف نازل فرمائی اور اب ہمارا تمہارے لیے یہ حکم ہے۔ (روح المعانی)

کَرَأَى اللَّهُ مَرْجَعَكُمْ بِجَنِينَعَا

ادھر بھی اک نگاہِ فیض باریا خواجہ

جناب خادمی ضیائی اجمیری صاحب
حبیب خرسو عالی وقار یا خواجہ
ادھر بھی اک نگاہِ فیض بار یا خواجہ
نہ کیوں پکاروں میں بے اختیار یا خواجہ
کہ ہوں ہلاک غم روزگار یا خواجہ
نمودِ حسنِ حسین و حسن کا عالم میں
تمہارا حسن ہے آئینہ دار یا خواجہ
تصویرِ رُخ و گیسو میں کیوں نہ کھو جاؤں
بہت حسین ہیں یہ لیل و نہار یا خواجہ
تمہارے چاہنے والوں کے دم سے باقی ہے
جهاں میں دار و رسن کا وقار یا خواجہ
نگاہِ لطف و کرم کا ہے منتظر دیکھو
یہ خادمی غریب الدیار یا خواجہ

دریں حدیث

حضرت علامہ مولانا مفتی احمد بار خان نعیم اشرف ﷺ



جنبی جنابت سے بنا جس کے لغوی معنی ہیں دوری و علیحدگی

شریعت میں حدث اکبر جس سے غسل واجب ہو جنابت

کھلاتا ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان مسجد و نماز وغیرہ سے علیحدہ رہتا ہے۔ مذکور، مونث ایک اور چند سب کو جب کہا جاسکتا ہے۔ اختلاط سے مراد اس کے ساتھ کھانا، پینا، انہنا بیٹھنا، مصافحہ، معافہ ہے۔

ترجمہ:

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ ملے (۱) حالانکہ میں ناپاک تھا آپ نے

میرا ہاتھ پکڑ لیا (۲) میں آپ کے ساتھ چلا، حتیٰ کہ آپ بیٹھ گئے میں چپکے سے نکل گیا، منزل میں آیا غسل کیا پھر حاضر ہوا

حالانکہ آپ تشریف فرماتے (۳) فرمایا : اے ابو ہریرہ!

کہاں تھے؟ میں نے واقعہ عرض کیا۔ فرمایا : سبحان اللہ! مؤمن گندہ نہیں ہوتا (۴) یہ بخاری کے لفظ ہیں مسلم کی روایت میں

اس کے معنی ہیں اور قُلْتُ کے بعد یہ بھی ہے کہ آپ مجھے ملے

حالانکہ میں جنبی تھا میں نے غسل کے بغیر آپ کے پاس بیٹھنا

بابِ مُخَالَطَةِ الْجُنُبِ وَمَا يَأْتِي بِهِ

الفَضْلُ الْأَوَّلُ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا جُنُبٌ فَأَخْدَى بِيَدِي فَمَشَيْتُ مَعَهُ حَتَّى قَعَدَ فَانْسَلَّتُ فَأَتَيْتُ الرَّهْنَلَ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جَئْتُ وَهُوَ قَاعِدٌ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهُ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَتَعَجَّسُ هَذَا الْفَطْ

الْبُخَارِيِّ وَالْمُسْلِمِ مَعْنَاهُ وَزَادَ بَعْدَ قَوْلِهِ فَقُلْتُ لَهُ لَقَدْ لَقِيَنِي وَأَنَا جُنُبٌ فَكَرِهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ حَتَّى أَغْتَسِلَ حَتَّى وَكَذَ الْبُخَارِيُّ فِي رِوَايَةِ أُخْرَى.

وَعَنْ أَبِي عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَابِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ تُصِيبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوْضَأْ وَاغْسِلْ ذَكِيرَكَ ثُمَّ نِمْ (مُتَفَقُ عَلَيْهِ)

وَعَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ جُنُبًا فَأَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَنَامَ تَوْضَأْ وَضُوءً هَذِهِ الصَّلوَةُ (مُتَفَقُ عَلَيْهِ)

پہلی فصل

جنبی سے اختلاط کا باب اور کیا چیزیں جنبی کو جائز ہیں

نالپسند کیا (۵) بخاری کی دوسری روایت میں ایسے ہی ہے۔ ایک یہ کہ جبی کا پسینہ یا جھوٹا بخس نہیں۔ دوسرے یہ کہ غسل جنابت میں دیر لگانا جائز ہے (مگر اتنی دیر ناکرے کے نماز قضاہ ہو جائے)۔ تیسرا یہ کہ جنابت کی حالت میں ضروری کام کا ج کرنا جائز ہے۔ چوتھے یہ کہ جبی سے مصافحہ، معافیہ بلکہ اس کے ساتھ لیٹنا بیٹھنا جائز (۵) اختیاطاً یہ سمجھتے ہوئے کہ شاید جبی پر بخس حقیقی کے احکام جاری ہوں۔

(۶) تو کیا اس وقت غسل کروں یا صبح کو، وہ سمجھتے یہ تھے کہ شاید فوراً غسل واجب ہے اور کبھی فوراً غسل دشوار ہوتا ہے (۷) یہ حکم استحبانی ہے کیونکہ وضو کر کے سونا سنت مستحبہ ہے بغیر وضو سونا نہ حرام ہے نہ مکروہ۔ (مرقاۃ وغیرہ)

(۸) یہ بھی سنت مستحبہ ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ بحالت جنابت بغیر وضو کھانا پینا رزق گھٹاتا (کم کرتا) ہے۔

کثرتِ عبادت کا موسم

حضرت عبید بن عمر رضی اللہ عنہ موسم سرما کی آمد پر فرماتے:

”اے اہلِ قرآن!

تلاؤتِ قرآن کے لیے رات لمبی ہو گئی ہے
اور روزہ رکھنے کے لیے دن چھوٹا ہو گیا ہے
لہذا اس موسم میں دن کو روزہ اور رات میں
تجدد کا خصوصی اہتمام کرو“

(لطائف المعارف، ص: ۲۵۳)

روایت ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ انہیں رات میں جنابت پہنچتی ہے (۶) تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ: ”وضو کرو عضو خاص دھولو پھر سو جاؤ“ (۷) (بخاری و مسلم) روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ سے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ جب جبی ہوتے اور کچھ کھانا یا سونا چاہتے تو نماز کا وضو فرمائیتے (۸) (مسلم بخاری)

شرح:

تیری فصل

(۱) یہ نہ فرمایا کہ میں حضور ﷺ سے ملا کیونکہ آپ کا ارادہ ملنے کا نہ تھا اتفاقاً ملاقات ہو گئی، آپ تو غسل کرنے جاری ہے تھے (۲) محبت اور شفقت کی بناء پر نہ کہ چلنے میں امداد لینے کے لیے جیسا کہ بعض لوگوں نے سمجھا (۳) یہ ہے صحابہ کا انتہائی ادب، اس وقت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا خیال یہ تھا کہ ناپاکی کی حالت میں مصافحہ وغیرہ سب منوع ہے مگر حیاء اور ادب کی وجہ سے اس وقت عرض نہ کر سکے، خیال تھا کہ بعد میں مسئلہ پوچھ لوں گا چونکہ اس کے ناجائز ہونے کا یقین نہ تھا، اس لیے خاموشی اختیار کی (۴) یعنی جنابت نجاست حقیقیہ نہیں تاکہ جبی سے مصافحہ وغیرہ منع ہو۔ خیال رہے کہ کافر بھی بخس نہیں قرآن کریم میں جو مشرکوں کو بخس فرمایا گیا اس سے گندگی اعتقاد مراد ہے۔ اس حدیث سے چند مسائل معلوم ہوئے:

گوشہ سیرت

حضور سید المرسلین ﷺ

کی تعلیمات و ہدایات...

﴿جناپ ممتاز عالم مصباحی صاحب﴾



سلام: ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس آدمی کے پاس

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ کنگھا نہیں ہے جس سے وہ اپنے بالوں کو درست کر لیتا، اور

نے فرمایا کہ: ”تم اس وقت تک جنت میں داخل نہ ہو گے آپ ﷺ نے ایک دوسرے آدمی کو دیکھا جس نے میلے کپڑے

جب تک ایمان نہ لاؤ اور اس وقت تک ایمان کامل نہ ہو گا پہن رکھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”کیا اس آدمی کے

جب تک آپس میں محبت نہ کرو۔ میں تم کو ایسی بات نہ بتاؤں پاس وہ چیز نہیں ہے جس سے یا اپنے کپڑے دھولیتا۔“ (مشکوہ)

کہ تم اس پر عمل کرو تو تمہارے درمیان محبت بڑھے اور وہ بات قناعت:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول انور یہ ہے کہ سلام کو عام کرو، یعنی آپس میں واقف و ناواقف سب

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ: ”خوش نصیب ہے وہ شخص جو کو سلام کرو۔“ (مسلم)

نیت کا صلح: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ہاشمی

نے اس کو دیا اس پر قناعت کرتا ہے۔“ (مسلم) حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ: ”اعمال کا دار و مدار نیتوں جو دو سخا:

کے ساتھ وابستہ ہیں اور ہر شخص کے کام کا شرہ و نتیجہ وہی ہے جس کی وہ نیت کرے گا۔“ (بخاری)

حضرت عبد اللہ بن جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں حضور جس کو اللہ تعالیٰ مال دے اور وہ اللہ کی راہ میں لگائے اور دوسرا

نبی آخر الزماں ﷺ ملاقات کی غرض سے تشریف لائے تو وہ جس کو اللہ تعالیٰ حکمت دے تو وہ لوگوں کے درمیان فیصلہ

ایک آدمی کو دیکھا جو گرد و غبار سے آٹا ہوا تھا اور بال بکھرے کرے اور سکھائے،“ (بخاری و مسلم)

صبر واستقامت:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول عربی ﷺ میں مردوں کے درمیان ایسا ہے جیسے
نے فرمایا: ”جو شخص صبر کرنے کی کوشش کرے گا اللہ اس کو صبر دے گا اور صبر سے بہتر اور بہت سی بھلائیوں کو سمینے والی بخشش کہ: ”جب کسی طالب علم کو حصول علم کی جدوجہد کے درمیان موت آجائے تو وہ شہید ہو جاتا ہے“ اور کوئی نہیں،“ (بخاری و مسلم)

احترام انسانیت:

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سید المرسلین ﷺ سے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ”اگر کوئی شخص مجھے اپنی زبان و شرم کا گاہ کی ضمانت دے تو میں اس کے لیے جنت کی ضمانت دیتا ہوں“ (بخاری)

غور کا نقصان:

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ سے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ سر کا رد و داخل نہ ہو سکے گا“ - (ابوداؤد) عالم ﷺ نے فرمایا: ”حیاء اور ایمان کو ایک جگہ رکھا گیا ہے ان میں سے جب ایک کو اٹھایا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے“ (بیہقی)

اہل و عیال کے لیے مہربان:

ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رحمۃ اللعاظمین ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”ایمان کے لحاظ سے آ کر کوئی ایسی حرکت نہیں کرتا جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو و عیال پر مہربان ہو“ - (الترغیب والتہذیب)

حمد:

”جامع صغیر العکری فی الصحابة“ میں یہ ارشاد نقل کیا گیا ہے کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہی سے مروی ہے کہ معلم کائنات ﷺ کی ارشاد

نے فرمایا: ”حد سے بچو، حد نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے بنے گا“۔ (مشکوٰۃ) جیسے آگ لکڑی کو کھاتی ہے یا خشک گھاس کو“۔ (ابوداؤد)

فحش گوئی اور بذبانی:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”منافق کی تین نشانیاں ہیں (۱) جب بات کہے تو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”فحش بات کہنے والا اور اس کی جھوٹ کہے (۲) وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے (۳) اس اشاعت کرنے والا یہ دونوں گناہ میں برابر ہیں“۔ (مشکوٰۃ) کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے“۔ (بخاری و مسلم) افواہ طرازی:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ فحیبت و چغلی:

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے مروی نے فرمایا: ”شیطان آدمی کے بھیس میں کام کرتا ہے، وہ لوگوں کے پاس آ کر جھوٹی باتیں کرتا ہے پھر لوگ جدا ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے یہ بات ایک آدمی ہے“۔ (مشکوٰۃ)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: ”چغل خور جنت میں نہیں جائیں دور و غاپن:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم قیامت کے دن بدترین آدمی اس شخص کو پاؤ

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”سچ نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا: ”سچ نیکی کے ساتھ ملتا تھا، کچھ لوگوں سے ایک چہرے کے ساتھ اور دوسرے لوگوں سے دوسرے چہرے آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو سچوں میں لکھتا کے ساتھ“۔ (بخاری و مسلم)

عیوب پر پردہ ڈالنا:

حضرت سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی دوزخ کی طرف لے جاتا ہے“۔ (بخاری و مسلم)

قلغم:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کیا“۔ (جامع صغیر)

مزدوری اجرت:

ساری کائنات کا رب! بھلا میں تیری عیادت کیسے کرتا؟ خدا ابن ماجہ سے مردی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ: کہے گا: میرا فلاں بندہ یہاں پڑا تو تو نے اس کی عیادت نہیں کی اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے وہاں پاتا، یعنی تو میری خوشنودی اور رحمت کا مستحق قرار پاتا۔

بری صحبت:

”جامع صغیر“ میں ہے کہ محسن انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بری صحبت بد اخلاقی، بد کرداری اور جنگل کا سبب بنتی ہے۔“

حاجت روائی:

* ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”مسواک میں منه کی پاکیزگی اور رب عزوجل کی رضا ہے۔ طبرانی شریف کی روایت میں یہ بھی ہے کہ: ”اور آنکھوں کی چلا یعنی زندگی ہے۔“

(سنن نسائی، کتاب الطہارۃ، باب المسواک اذاقام من المیل، ج ۱، ص ۱۰)

* حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا: ”مسواک کیا کرو کیونکہ مسواک میں منه کی پاکیزگی اور رب عزوجل کی رضا ہے، جب بھی جبرائیل علیہ السلام میرے

پاس آئے تو انہوں نے مجھے مسواک کرنے کی وصیت کی یہاں تک کہ مجھے اندر یہ شہ ہوا کہ کہیں یہ مجھ پر اور میری امت پر فرض نہ ہو جائے اور اگر مجھے اپنی امت کے مشقت میں

پڑنے کا خوف نہ ہوتا تو میں ان پر مسواک کرنا فرض کر دیتا اور بے شک میں اس قدر مسواک کرتا ہوں کہ مجھے خوف ہے کہ کہیں اپنے اگلے دانت زائل نہ کر لوں۔“

(سنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب المسواک، رقم ۲۸۹، ج ۱، ص ۱۸۶)

”جامع صغیر“ میں ہے کہ محسن انسانیت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”بری صحبت بد اخلاقی، بد کرداری اور جنگل کا سبب بنتی ہے۔“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خاتم النبیین ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی ضرورت مند کی ضرورت اس نیت سے پوری کی کہ وہ اپنی ضرورت پوری ہونے پر خوش ہو گا تو گویا اس نے مجھے خوش کیا اور اس جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ تعالیٰ کو خوش کیا اور جس سے اللہ تعالیٰ خوش ہو گا اسے جنت میں داخل کر دے گا۔ (بیہقی)

غريب کو تحیر جاننا:

صحیح مسلم شریف میں ہے کہ حضور انور ﷺ نے فرمایا: ”کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ چکٹ اور پر اگنڈہ مال غریب، جسے دروازوں پر سے دھکیل دیا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم پوری فرماتا ہے۔“

مریض کی عیادت:

مسلم شریف میں ہے کہ تاجدارِ مدینہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ”قیامت کے روز خدا فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں یہاں پڑا اور تو نے میری عیادت نہیں کی؟ بندہ کہے گا: پروردگار! تو

مقام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

..... محمد یوسف صدیقی راجپوت (دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

شرکین نے کہا: جی ہاں! تو والد ماجد نے فرمایا: "حضور ﷺ"

بالکل سچے ہیں، میں اس بات کی تصدیق کرتا ہوں"۔ اسی سبب

سے آپ کو "صدیق" کہا جاتا ہے۔ آپ کا لقب "عین" بھی

عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن یتم بن

کا دوسرا معنی "حسن و جمال" ہے۔

ترمذی و حاکم نے بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حکما

ہے کہ میرے والد محترم ایک دن حضور ﷺ کے پاس آئے تو

آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو بکر! آپ کو والد رب العزت نے

ام الخیر سلمی بنت فخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن یتم

آگ سے بری فرمادیا ہے"۔ چنانچہ اس دن سے آپ "عین"

مشہور ہو گئے۔

سر اپائے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ:

حاکم نے اپنی متدرک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے

اہن سعد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی

لکھا ہے کہ: مشرکین عرب نے والد ماجد کے پاس جا کر کہا:

آپ کو کچھ خبر ہے کہ آپ کے دوست ﷺ کو یہ زعم (گمان

فرمائیں تو جواباً آپ نے یوں بیان فرمایا۔ والد بزرگوار کارنگ

ونخیال) ہے کہ گز شتہ شب انہیں بیت المقدس لے جایا گیا۔ اس

پر والد ماجد نے پوچھا: کیا حضور ﷺ نے خود یہ فرمایا ہے؟

آلود رہتی، چہرہ پر گوشہ زیادہ نہ تھا، نظریں پنجی رکھتے تھے۔

نام و نسب:

علامہ ابن اثیر جزیری لکھتے ہیں:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا نام و نسب یہ ہے:

عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن یتم بن

مرہ بن کعب لؤی القریش لیتیمی۔

والد ماجد کا اسم گرامی: عثمان

کنیت: ابو قافہ

والدہ محترمہ کا اسم گرامی:

ام الخیر سلمی بنت فخر بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن یتم

بن مرہ مشہور ہو گئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا لقب:

حاکم نے اپنی متدرک میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حوالے سے

اہن سعد نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی زبانی

لکھا ہے کہ: مشرکین عرب نے والد ماجد کے پاس جا کر کہا:

آپ کو کچھ خبر ہے کہ آپ کے دوست ﷺ کو یہ زعم (گمان

فرمائیں تو جواباً آپ نے یوں بیان فرمایا۔ والد بزرگوار کارنگ

ونخیال) ہے کہ گز شتہ شب انہیں بیت المقدس لے جایا گیا۔ اس

پر والد ماجد نے پوچھا: کیا حضور ﷺ نے خود یہ فرمایا ہے؟

آلود رہتی، چہرہ پر گوشہ زیادہ نہ تھا، نظریں پنجی رکھتے تھے۔

﴿هو الطاهر﴾ ﴿هو الاشرف﴾

پیشانی بلند تھی، انگلیوں کے جوڑ پر گوشت نہ تھے۔ آپ مہندي حضرت ابو سعید خدری رضي اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن اور کسم (ایک مشہور گھاس ہے جس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے عربی میں اسے کتم حضور اکرم ﷺ نے خطبہ دیا: ”اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو دنیا کہتے ہیں) کا خذاب لگاتے تھے۔

فضائل و مناقب: حضرت ابو ہریرہ رضي اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ایک رونے لگے، ہم کو تجھب ہوا کہ حضور جانِ عالم ﷺ نے ایک شخص کو اختیار دینے کی خبر دی ہے اس میں رونے کی کون سی بات ہے۔ دراصل جس شخص کو اختیار دیا گیا تھا وہ حضور ﷺ مسکن کو کھانا کھلایا ہے؟ حضرت ابو بکر رضي اللہ عنہ نے عرض کیا یہ سارے کام آج میں نے کیے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے ایک دن میں یہ اوصاف جمع کر لیے اس کے لیے جنت واجب ہوگی۔ حضرت ابو سعید خدری رضي اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے دو وزیر آسمان والوں میں سے ہیں اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہیں آسمان والوں سے حضرت جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین والوں سے دو وزیر ابو بکر و عمر رضي اللہ عنہما ہیں۔ پھر حضور ﷺ نے آسمان کی طرف سراقدس بلند کر کے فرمایا: ”اہل علیین کو جنت کے زیادہ جانتا ہے اور میں لوگوں کی بانسبت خود کو زیادہ جانتا ہوں آسمان میں دیکھتے ہیں اور ابو بکر و عمر اہل علیین میں سے ہیں“۔

تجھر علمی: عکرمہ بن خالد بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن زبیر رضي اللہ عنہ میرا موأخذہ نہ کرنا“۔

سے سوال کیا گیا کہ نبی ﷺ کی زندگی میں کون فتویٰ دیتا تھا؟ حضرت ابو ہریرہ رضي اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سید عالم ﷺ انہوں نے کہا: ”ابو بکر اور عمران کے سوامیں اور کسی کو نہیں جانتا“ نے فرمایا: ”مجھے کسی شخص کے مال نے وہ نفع نہیں دیا جو ابو بکر

﴿هو الطاهر﴾ ﴿هو الاشرف﴾

کے مال نے نفع دیا ہے۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ رونے لگے وصال ہوا اسی روز سقیفہ بنو ساعدہ میں حضرت ابو بکر صدیق اور عرض کیا: ”یا رسول اللہ ﷺ میں اور میرا مال آپ ہی کا تو رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت خلافت کی گئی۔ پھر اس کے ایک دن بعد (منگل کے روز) عام بیعت کی گئی۔ حضرت سعد بن عبادہ

قبیلہ خروج کے چند لوگوں اور قریش کی ایک جماعت نے ترجمہ: اگر تم ظاہر کر کے خیرات دو تو وہ کیا ہی اچھا ہے اور اگر تم بیعت نہیں کی، پھر حضرت سعد کے علاوہ باقی سب نے بیعت اسے چھپا دا اور فقیروں کو دو تو وہ تمہارے لیے بہت بہتر ہے۔“ کر لی۔

ایک قول یہ ہے کہ اسی دن تمام قریش نے بیعت کر لی تھی۔ (پارہ: ۲ سورہ بقرہ، آیت نمبر: ۲۱)

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ لوگوں کے سامنے اپنا آدھا مال لے کر بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ حضرت خالد بن سعید بن العاص رضی اللہ عنہم نے سب سے چھپا کر اپنا سارا مال لے کر حضور خاتم النبین ﷺ ابتدأ بیعت نہیں کی تھی بعد میں بیعت کر لی تھی۔

وصال مبارک: کے پاس آئے آپ ﷺ نے پوچھا: اے ابو بکر! تم نے اپنے اہل کے لیے کیا چھوڑا ہے؟ عرض کی: ”اللہ اور اس کے رسول کا وعدہ“، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: ”اے ابو بکر! تم پر میں اور میرے گھروالے قربان ہوں، تم نیکی کے ہر باب میں ہم سے آگے بڑھ گئے ہو۔“

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات ۲۲ ربماہی الثاني ۱۳ھ بروز پیر ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی تھی کہ: آپ کی زوجہ حضرت اسماء بنت عمیس آپ کو غسل دیں گی۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور عروہ بیان کرتے ہیں: ”جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اسلام لائے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم یا دینار تھے بن ابی بکر رضی اللہ عنہم ان کی قبر انور میں اترے، انہیں رات کے انہوں نے وہ سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے اور یہ رایے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے جھرے میں سرکار دو غلاموں کو خرید کر آزاد کر دیا جن کو اسلام لانے کی وجہ سے تشدیڈ کیا جاتا تھا۔“

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت: حافظ ابن عبد البر مالکی کہتے ہیں: جس روز رسول اللہ ﷺ کا گزار کر آپ کی عمر حضور ﷺ کی عمر کے مساوی ہوئی۔



حافظ ابن عبد البر مالکی کہتے ہیں: جس روز رسول اللہ ﷺ کا

معین الدین چشتی نواز

رحمۃ اللہ علیہ

سلطان الہند حضرت خواجہ غریب اجمیری
خواجہ خواجگان عطائے رسول

مولانا حکیم سید بن احمد اشرف

بر صغیر پاک و ہند کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ ہزاروں اولیائے ایک روز ابراہیم قلندر مجدد باغ میں تشریف لائے انگور کے کرام کی جائے مدفن ہے۔ اس وقت جو اسلام ہمیں اس خوشے پیش کیے لیکن انہوں نے انگور نہ کھایا۔ صرف انگور کو دانتوں سرز میں پر نظر آ رہا ہے۔ وہ انہی اولیاء کرام کا فیضان ہے میں چبا کر خواجہ صاحب کے منہ میں دیا، جس سے دل انوار الہی حضرت خواجہ معین الملک والدین حسن چشتی علیہ الرحمہ کی ذات سے منور ہو گیا۔ خلاق دنیا کو ترک کر کے راہ حق کے مسافر ٹھہرے سب سے پہلے آپ سرفند پہنچے اور کلام پاک حفظ کیا اور علم ظاہری کی تکمیل سرفند و بخارا میں کی۔

**بر صغیر پاک و ہند میں بڑی برکت کی حامل ہے۔
شجرہ نسب:**

خواجہ معین الدین چشتی بن غیاث الدین بن سید کمال الدین شرف بیعت:

ابن سید احمد حسین بن سید طاہر بن سید عبدالعزیز بن سید ابراہیم قصبه نیشا پور میں واقع قصبه ہارون میں حضرت شیخ عثمان بن امام علی رضا بن موسی کاظم بن امام جعفر بن امام محمد باقر بن ہارونی علیہ الرحمہ کی خدمت میں پہنچ کر شرف بیعت حاصل کیا اور امام زین العابدین بن امام حسین بن حضرت فاطمۃ الزہرہ کئی سال اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں رہ کر راہ سلوک کی منازل طے کیں۔ یہاں آپ کی مدت قیام کے سلسلے میں مورخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔

مقام ولادت:

آپ کی جائے ولادت کے متعلق مورخین میں اختلاف پایا صاحب مونس الارواح کے مطابق ۱۰ ارسال اپنے شیخ کے ہمراہ جاتا ہے۔ (۱) رنجان (۲) اصفہان (۳) سجستان سیاحت کی مکہ معظلمہ پھر مدینہ منورہ میں حاضری دی۔ یہاں آپ کے مرشد کی دعا سے بارگاہ رسالت ﷺ سے "معین الدین" جب آپ کاس شریف ۱۲ برس ہوا تو سایہ پدری سے محروم ہو گئے، ایک باغ کے وارث ٹھہرے اس کی نگہبانی مشغله رکھا۔ کالقب حاصل کیا۔

آپ کے پیر و مرشد نے آپ کو خرقہ خلافت سے نوازا۔ آپ لیکن آپ کی روحانی قوت اور کرامت کے آگے ناکام ہو گئے کے پیر و مرشد کو آپ سے بہت محبت تھی وہ فرمایا کرتے تھے کہ راجہ کے ملازمین حضرت خواجہ کی کرامات کے قائل ہو کر حلقة "معین الدین خدا کا محبوب ہے اور مجھے اس پر فخر ہے وہ میرا بگوش اسلام ہو گئے۔ بالآخر ہندوراجہ شہاب الدین غوری سے مقابلہ میں مارا گیا، اس کے بعد مسلمانوں کو مرید ہے"۔

اپنے شیخ حضرت عثمان ہارونی علیہ الرحمہ سے رخصت ہو کر شیخ سیاسی اقتدار حاصل ہو گیا۔

شیخ الدین کبرنی، شیخ عبدالقدار جیلانی اور پھر شیخ شہاب الدین سماع سے آپ کو شغف رہا اور محفل سماع میں آپ پر وجود کی سماع کیفیت طاری ہو جاتی۔ صاحب تذكرة الاولیاء کے مطابق سہروردی سے فیض حاصل کیا بعض مؤرخین نے اور بھی بزرگان دین کے نام تحریر کیے ہیں جن سے آپ نے فیض اور دیگر حضرت ابو یوسف چشتی کی خانقاہ میں مقیم تھے۔ محفل سماع میں سلاسل کے بزرگوں سے خلافت حاصل کی۔

بغداد، ہمدان، تبریز، استرآباد، سبزوار کے اولیاء کرام سے آپ نے اجمیر شریف میں قیام کے دوران دو شادیاں کیں۔ فیض حاصل کرتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے۔ اس وقت بر صغیر کے سید الاولیاء حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری

علیہ الرحمہ کا وصال ہو چکا تھا۔ چنانچہ ان کے مزار پر انوار سے اکتاب فیض کیا، لاہور سے آپ ملتان تشریف لائے۔ ایک روایت کے مطابق یہاں آپ نے ہندوؤں کی مقامی زبان دربار مرجع خاص و عام ہے۔ ہر دور میں سلاطین "سلطان الہند" کا سنکرت یکھی تاکہ تبلیغ اسلام میں آسانی ہو۔

کچھ عرصہ دہلی میں قیام رہا، اس کے بعد ۱۰ الحرم الحرام غرضیکہ سلطان الہند علیہ الرحمہ کی بارگاہ میں وہی رونق ہے جو ۵۶۱ھ کو اجمیر شریف کو زینت بخشی۔

یہاں آپ کا مقابلہ اس وقت کے حکمران ہندوراجہ پرتوہی کی دھوم چھی ہے۔



راج سے ہوا۔ جب راجہ اختیاری چالوں میں ناکام ہوا تو سحر کا سہارا لیتے ہوئے حضرت خواجہ غریب نواز علیہ الرحمہ وزیر کرنے کی کوشش کی اور ہندو جو گیوں کو اس کام کے لیے مامور کر دیا

جتنب میرزا مہر ضوی صاحب

تاریخ ہند کا ایک خونین باب

تاریخ

ٹیپو سلطان شرید

کا اولہ انگلیز جہاد اور شہادت



ہندوستان کو انگریزوں کے اقتدار و حکومت سے بچانے کے ارباب حکومت انگریزوں سے سودا کر چکے تھے اس لیے میسور لیے سلطنت خداداد میسور کی انگریزوں سے چوتھی دفاعی جنگ کی طرف فاتحانہ عزم سے بڑھنے والی فوجوں کی کوئی اطلاع اس جنگ آزادی کا آخری باب ہے۔ پچھلی تین جنگوں سلطان کو بروقت نہ ہو سکی اور انگریزی فوجیں تیزی سے کوچ بالخصوص تیسرا جنگ نے سلطنت خداداد کو بہت زیادہ کمزور کر کرتی ہوئی میسور پہنچ گئیں۔

ارکین داعیان سلطنت کی غداری و قوم فروشی اور مجرمانہ سازش ادا تھا۔ سلطنت کی اس کمزوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انگریزوں نے اپنے خطرناک دشمن، سلطان ٹیپو شہید کے خلاف سازشوں کا ایک وسیع جال بچھا دیا۔ چنانچہ دولت و حکومت کے لائق میں حیدر آباد کن کے میر عالم نے غداری و قوم فروشی کی انجریزوں سے عہد دوستی قائم کر لیا اور حیدر آبادی حکومت آمادہ میں قیام کیا۔ جہاں انگریزی فوجوں سے سلطنت خداداد کی ہو گئی کہ انگریزوں کی تائید و حمایت میں، دین و مذہب، ملک و قوم اور سلطان ٹیپو کے خلاف اپنی ساری قوتیں صرف کر دے زیادہ تھی سلطان کی فوج بہت تھوڑی تھی اور اس کے پاس فوجی ساز و سامان کی وہ طاقت و قوت بھی نہ تھی۔ تاہم جب لڑائی گی۔ مغربی ساز باز کی گہرائی و وسعت کا یہ عالم تھا کہ خود سلطان ٹیپو کے وزیر امیر اپنے آقا کو شکست دینے کا فیصلہ کر چکے تھے شروع ہوئی تو انگریزوں کی ٹڈی دل فوج سلطان کے قلیل مگر مدراس کی سمت سے جزل ہارس اور ملابار کی جانب سے جزل پر جوش و پر خلوص، سرفروش مجاہدوں کے جملہ کی تاب نہ لاسکی اسٹوارث، انگریزی فوجیں لے کر میسور کی طرف بڑھ رہے اور سراسیمہ ہو گئی۔ اس لیے انگریزوں نے ایک مورچہ کے تھے لیکن سلطان کے وزیر اعظم میر صادق اور پور نیا جیسے بجائے جنگ کے دو محاذ بنانے چاہے تاکہ سلطان کی قوت و

توجہ بٹ جائے چنانچہ انگریزی فوجوں کے ایک حصے نے چن ہی معین الدین اور پورنیا نے معمول کی طرح فوراً حرکت کی پٹن کی طرف رُخ کیا۔ سلطان ٹیپو کی ذہانت و فراست نے اور سلطانی فوج کو جوش دلا کر آگے بڑھاتے ہوئے اس مقام پر پہنچا دیا جو اگرچہ بظاہر بہت ہی محفوظ و بہتر مقام تھا لیکن در حقیقت وہ انتہائی غیر محفوظ اور جنگی اعتبار سے بے حد تباہ کن تھا چنانچہ انگریزی توپ خانہ کے حرکت میں آتے ہی سلطان کی ساری فوج اس کی زد میں آگئی۔ سلطانی فوجوں نے بڑی بہادری سے مدافعت بھی کی لیکن وہ مورچہ ہی ایسا تھا کہ حملہ کا ہر گولہ پیغام تباہی و ہلاکت بن کر آتا تھا اور مدافعت کا ہر تیر بیکار بن کر رہ جاتا تھا۔ نتیجہ ظاہر تھا، دیکھتے ہی دیکھتے سلطان ٹیپو کی فوج کا ایک بڑا حصہ تباہ ہو گیا ہزاروں مجاہدین حق، غداروں کی اس سازش کا شکار ہو کر بہادری ایمانداری سے لڑتے ہوئے اس میدان میں جامِ شہادت پی کر سو گئے۔

سلطان نے اس ہلاکت و تباہی کو دیکھا تو بقیہ فوج کی از سر نو تنظیم کی اور نواب محمد رضا خان کو سپہ سالار بنانا چاہا۔ نواب سلطان کو اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتے تھے اس لیے سلطان کا حکم پاتے ہی خود کو اس معركہ کے ہلاکت کے سپرد کر دیا غضب کا جوش بھر دیا تھا۔ چنانچہ مقابلہ ہوا تو انگریزی فوجوں کی صفیں الٹ گئیں اور قریب تھا کہ انگریزی فوجیں شکست کھا جائیں سلطان کا میاب ہو جائیں اور سلطان کی یہ کامیابی وفتح مندی ملک میں انگریزی اقتدار کے لیے خطرہ بن جائے لیکن اسی وقت انگریزوں نے اپنے زرخیز غلاموں کو نگاہ خشمگیں فیصلہ کن حملہ کا ارادہ کیا۔ یہ حملہ بہت سخت تھا اور میدان میں سے دیکھا۔ وہ منافقین سلطنت تھرہ را اٹھے اور اشارہ پاتے دھوکیں، آگ اور خون کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا لیکن نواب

نے ہمت نہ ہاری۔ پا مردی و بے جگری سے اس حملہ کا جواب اطراف میں اہم مورچوں پر قبضہ کر چکی تھی۔ دشمن کے قبضہ میں دیا اور قریب تھا کہ وہ حملہ ناکام ہو جاتا کہ افواج سلطانی کے سارے اچھے مورچے ہیں مگر جب دوست غدار ہو جائیں تو یہ سب کچھ ممکن ہے۔ انگریزی فوجیں حیدر آبادی فوجوں کی مدد نگ دیں، نگ وطن صادق کی سراغ رسانی سے سلطان کی ہر قوت مدافعت کو بیکار کر کے سلطانی فوجوں کو بڑی ہی بے دردی سے تباہ و بر باد کر رہی تھیں۔

آگے دم مارنے کی کیا مجال تھی، صبر کیا اور نواب شہید کی لاش کو سلطان کے دل سے اب فتح و شکست کا خیال تو بالکل نکل ہی بصد عزت و احترام سرنگا پٹم بھجوادیا۔ اب تک سلطان ٹپو چکا تھا۔ بس اب تو وہ اپنی عزیر جان، وطن عزیز کی خاطر قربان فوجوں کی نگرانی کر رہے تھے لیکن نواب کی شہادت کے بعد میدان میں پہنچ کر کمان خود اپنے ہاتھ میں لے لی۔ سلطان خود میدان جنگ میں پہنچے۔ چند در چند تباہی و بر بادی کے باوجود فوجوں میں ایک نیا جوش پیدا ہو گیا اور انہوں نے دشمن پر پے در پے ایسے ہونا کہ حملے کیے کہ دشمن نے پھر دو محاذ کھولنے کی تدبیر سوچی۔ ایک حصہ فوج کا یہاں رہنے دیا اور فوج کا بڑا حصہ میسور کے دارالسلطنت سرنگا پٹم کی طرف روانہ کر دیا۔

سلطان کو اطلاع ہوئی تو انہوں نے بھی اس کامناسب انتظام کیا آخر شام ہوتے ہوتے ایک گولی آئی اور سلطان کے گھوڑے کا لیکن جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ امراء سلطنت اور فوجی افسر کام تمام کر گئی۔ سلطان پاپیادہ ہو کر اڑنے لگے یہاں تک کہ شام غداری و بے وقاری کر رہے ہیں اور میر قمر الدین جیسے سالار فوج نے انگریزی فوجوں کو کسی تصاصم و مزاحمت کے بغیر گزر جانے غروب ہو گیا اور ٹھیک اُس وقت جب موزون مغرب کی نماز کے سلطان کے سینہ میں پیوست ہو گئی۔ سلطان نے کلمہ طیبہ پڑھا دیا ہے تو وہ گھبرا گئے اور اس محاذ کو چھوڑ کر اپنے دارالسلطنت سرنگا پٹم پہنچ لیکن اس وقت تک انگریزی فوجیں وہاں پہنچ چکی اور مقدس روح، جسدِ خاکی کو چھوڑ کر نورانی آسمان پر پہنچ گئی۔

• • • • • • • • •

تھیں اور وزیر اعظم میر صادق کی غداری سے سرنگا پٹم کے

آفتابِ اشرفیت

حضرت ابوالمسعود شاہ سید محمد مختار اشرف الاعشری الجیلانی علیہ الرحمہ

حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاعشری الجیلانی قدس سرہ

خاندانی پس منظر:
 قدس سرہ صرف ایک ولیٰ کامل ہی نہیں تھے بلکہ علم و فن میں بھی
 بر صیر پاک و ہند میں جو سلسلہ ہائے رشد و ہدایت معروف و اپنا ثانی نہیں رکھتے تھے۔ اس کا ثبوت آپ کی وہ تصانیف
 مقبول تھے سلسلہ اشرفیہ مُنجملہ ان میں سے ایک ہے۔ اس سلسلے میں جو اردو، عربی، فارسی اور ہندی زبانوں میں موجود ہیں
 محققین کی تحقیق کے مطابق اردو زبان کا پہلا رسالہ بھی آپ کی بنیاد ساتویں صدی ہجری میں غوث العالم، تارک السلطنت
 محبوب یزدانی حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی
 قدس سرہ العزیز نے رکھی۔ آپ ان نقوص قدسه میں سے ہیں جن کی تصانیف میں "لائف اشرفی" کو بڑی شہرت حاصل ہوئی
 کے دم قدم سے ہندوستان میں شمع اسلام فروزاں ہوئی آپ کی یہ کتاب فارسی میں ہے اور اس میں تصوف و طریقت کے
 پوری زندگی دین اسلام کی ترویج و اشاعت میں گزری۔ آپ بڑے اہم اسرار و رموز بیان کیے گئے ہیں۔ جناب خضر
 ایران کے صوبہ خراسان کے قریب سمنان کے شہنشاہ تھے نوشہری صاحب آج کل اس کا اردو میں ترجمہ کر رہے ہیں۔
 ۱۰ اسال تک نہایت عدل و انصاف سے حکومت کی اور پھر حضرت مخدوم سمنانی نے ۸۰۸ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا سلطنت کو چھوڑ کر فقیری اختیار کی۔ آپ نے بنگال میں حضرت مزار مبارک کچھوچھے شریف میں مر جع خلاق ہے۔

علاوہ الحق والدین گنج نبات قدس سرہ کے دست مبارک پر بیعت حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ اپنی کتاب "اخبار کی اور ۱۲ سال پیر و مرشد کی خدمت میں گزارے۔ اس الاخیار" میں فرماتے ہیں کہ: "حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ کی قبر دوران سخت ریاضت و مجاہدے کیے، ان کے علاوہ آپ نے اور بڑے فیض کا مقام ہے اور آپ کا نام بليات اور دفع جن کئی سو بزرگوں سے فیض حاصل کیا۔ آپ نے پوری دنیا کی کے لیے اکیرہ ہے"۔

سیاحت فرمائی اور لوگوں کو فیض پہنچایا۔ حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ العزیز نے زندگی تحدی میں گزاری حضرت مخدوم سمنانی

اس لیے آپ کے سلاسل نبی اور بیعت آپ کے بھانجے جدا مجد: حضرت سید عبدالرزاق نورالعین قدس سرہ سے چلتے ہیں۔ جن کو حضرت ابوالمسعود شاہ سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی کے جد آپ کم سنی ہی میں اپنی ہمشیرہ محترمہ سے مانگ لائے تھے۔ امجد اعلیٰ حضرت ابوالحمد شاہ علی حسین اشرفی الجیلانی المعروف حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ نے حضرت نورالعین علیہ الرحمہ کی روحانی تربیت فرمائی اور اپنی خلافت سے نوازا۔ آپ نے میں حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ سے اور ۲۳ ویں پشت میں حضور کائنات فخر موجودات ﷺ سے ملتا ۳۵ ویں پشت میں اعلیٰ حضرت اشرفی میاں، حضرت نورالعین قدس سرہ کے بوقت وصال اپنے تمام تبرکات حضرت نورالعین علیہ الرحمہ کو عطا فرمائے اور علماء و صوفیاء کی موجودگی میں انہیں اپنا جانشین مقرر فرمایا۔ اس طرح حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ کے وصال کے بعد حضرت سید عبدالرزاق نورالعین علیہ الرحمہ درگاہ عالیہ اشرفیہ کچھو چھوٹے شریف کے پہلے سجادہ نشین مقرر ہوئے۔ حضرت نورالعین قدس سرہ غوث الاعظم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہیں کیونکہ آپ کا سلسلہ نسب گیارہویں پشت میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے۔

حضرت سید عبدالرزاق نورالعین باعتبار نیابت حضرت مخدوم سمنان قدس سرہ کے فرزند برحق اور بلحاظ خلافت خلیفہ مطلق ہیں اسی لیے خاندان والا شان حضرت مخدوم سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ العزیز کی طرف منسوب ہو کر ”خاندان اشرفیہ“ کہلاتا ہے۔ حضرت سید عبدالرزاق نورالعین قدس سرہ نے ۸۷۲ھ میں وصال فرمایا۔ آپ کا مزار مبارک حضرت مخدوم سمنانی قدس سرہ کے مرقد انور کے برابر میں ہے اس طرح خانوادہ اشرفیہ کی یہ دونوں جلیل القدر ہستیاں ایک ہی ہجرے کشش پیدا ہو گئی کہ جو آپ کو ایک نظر دیکھ لیتا آپ کا گرویدہ میں آرام فرمائیں۔

ہو جاتا تھا۔ اکثر مشائخ عصر نے اس بات کی تصدیق کی کہ حضرت مولانا عبدالعیم صدیقی علیہ الرحمہ آپ حضور غوث پاک رضی اللہ عنہ کے ہمشکل تھے۔ اسی لیے آپ کو ”هم شبیہ غوث الاعظم“ کہا جاتا تھا۔ سب سے پہلے مارہرہ حضرت مولانا ابوالحسنات سید محمد احمد قادری اشرفی علیہ الرحمہ شریف کی عظیم روحانی شخصیت حضرت شاہ آل رسول مارہروی علیہ الرحمہ نے آپ کو ”هم شبیہ غوث الاعظم“ کہا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی قدس سرہ کی خدمت میں اگر کوئی شخص حاضر ہو کر یہ کہتا کہ میں نے خواب میں حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی زیارت کی ہے تو اعلیٰ حضرت فوراً سوال کرتے کہ: ”بتاب غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی شکل موجودہ مشائخ میں سے کس سے ملتی ہے؟“ اگر وہ کہتا کہ: ہاں قطبربانی حضرت ابو مندوم شاہ سید محمد طاہرا شرف الجیلانی علیہ الرحمہ حضور غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے اشرفی میاں کی شکل سے ملتی ہے آپ تصدیق فرمادیتے کہ: ہاں! اس نے زیارت کی ہے۔

والد گرامی:

حضرت سرکار کلاں قدس سرہ کے والد محترم حضرت مولانا احمد اشرف صاحب اشرفی الجیلانی قدس سرہ تھے، جو علیہ حضرت اشرفی میاں کی عظیم علمی و روحانی شخصیت سے متاثر ہو کر آپ کے دست مبارک پر بیعت کی اور آپ نے انہیں سلسلہ اشرفیہ کی خلافت عطا فرمایہ۔ جن علماء کو اشرفی میاں کا مرید اور خلیفہ ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ ان کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔

قطب مدینہ حضرت مولانا نصیاء الدین مدینی علیہ الرحمہ صد لا فاضل حضرت مولانا سید نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمہ حضرت مولانا عارف اللہ شاہ قادری علیہ الرحمہ

جب مولانا احمد اشرف صاحب اشرفی الجیلانی قدس سرہ نے علوم فتح چوری علیہ الرحمہ سے فنون کا درس لیا اس کے بعد آپ دینیہ و روحانیہ کی تکمیل فرمائی تو آپ نے خواب میں دیکھا کہ مراد آباد تشریف لے گئے اور وہاں اہلسنت کی عظیم دینی سرکار دو عالم ﷺ آپ کی دستار بندی فرمائے ہیں یہی وجہ درگاہ جامعہ نعیمیہ میں علیحضرت اشرفی میاں قدس سرہ کے مرید ہے کہ آپ نے کسی سے دستار بندی نہیں کروائی آپ فرماتے اور خلیفہ استاد العلماء صدر الافتال حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین تھے کہ: ”جب سرکار دو عالم ﷺ نے عالم رویا میں میری دستار بندی فرمادی ہے تو مجھے کسی سے دستار بند ہوانے کی کیا ضرورت دستار فضیلت زیب سرکی۔

5 اربيع الآخر ۱۳۲۷ھ میں جب آپ کے والد ماجد اشرفی میاں قدس سرہ سے حاصل کی۔ آپ کے مریدین و معتقدین کا سلسلہ بھی اشرف اشرفی الجیلانی نے وصال فرمایا تو جداً مجدد علی حضرت کافی وسیع تھا۔ جن میں جید علماء و مشائخ شامل ہیں۔ آپ نے اشرفی میاں قدس سرہ مانے وقت کے جید علماء و مشائخ کی موجودگی میں آپ کے سر پر ”تاج اشرفی“ رکھا۔ جب مبارک ربع الآخر ۱۳۲۸ھ بعمر ۶۱ سال وصال فرمایا۔

ولادت باسعادت:

آفتاب اشرفت حضرت ابوالمسعود شاہ سید محمد مختار اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ ۱۳۳۲ھ کو کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد یونی میں پیدا ہوئے۔ آپ کی ولادت پر خانوادہ اشرفیہ میں بڑی خوشی منانی گئی۔ علی حضرت اشرفی میاں قدس سرہ نے پوتے کی ولادت کی خبر سن کر بڑی مسرت کا اظہار فرمایا آپ اشرف اشرفی الجیلانی قدس سرہ ”وظائف اشرفی“ کے مقدمہ میں کی درازی عمر کی دعا فرمائی حضرت سرکار کلاں قدس سرہ نے ابتدائی تعلیم خانقاہ ہی میں حاصل کی اور بہت جلد قرآن کریم قدس سرہ متعنا اللہ تعالیٰ بپر کا ہم واسعدنا باقا ہم و افادا ہم نے ناظرہ مکمل فرمایا۔ اس کے بعد کچھوچھہ شریف ہی میں درس اپنے فرزند اجل اور خلیفہ اول میرے والد ماجد قدس سرہ کو اپنا نظامی کا آغاز آپ نے مولانا عمار الدین سنبھلی سے میزان ولی عہد مقرر فرمایا تھا۔ مشیت الہی حضرت سیدی وجدی اشرفی سے شرح وقایہ تک پڑھا اور حضرت مولانا مفتی عبد الرشید میاں قدس سرہ کے سامنے ہی والد ماجد قدس سرہ ۱۵ اربيع الآخر

ب عمر ۶۱ سال اسہال اور طاعون کی بیماری میں موجود ہوتے تھے لیکن کسی کی یہ جرأت نہ ہوتی کہ حضرت کے درجہ شہادت پایا اور جوار حمت الہی میں قرار پایا۔ حضرت والد ماجد قدس سرہ کے عرس اذل جو بروز چھتم ہوا، اس فقیر پر تقدیر میں حاضر خدمت ہو کر آپ کے دست مبارک کو بوسہ دیتا تو خاکپائے درویشاں گرد علین خوب کیشان کو علی روس الاشہاد آپ مجھے اپنے برابر مند پر بٹھاتے، کسی کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا، مجھے اس انفرادت پر فخر ہے گا اور اکثر ایسا بھی ہوا جب مجمع عام میں حضرت مرشدی وجدی اشرفی میاں قدس سرہ نے تاج و دلق مع عمامة سر پر رکھ کر اپنا خلیفہ و صاحب سجادہ بنایا۔ آپ نے مجھے اپنے برابر مند پر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا تو میں نے اوابا ذرا تامل کیا تو آپ نے فوراً فرمایا کہ: ”هم حکم دیتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ مند پر بیٹھیں“، چنانچہ الامر فوق الادب یہ منصب عالی تفویض فرماتے میں کیا اور میری قابلیت کیا۔

۱۳۵۵ھ میں عالی حضرت اشرفی میاں قدس سرہ نے وصال فرمایا آپ کے وصال کے بعد حضرت سید مختار اشرف صاحب قدس سرہ مند سجادگی پر رونق افروز ہوئے۔ ابتداء میں آپ کو بڑے پر فتن حالات سے نمٹنا پڑا لیکن آپ نے نہایت عزم و استقلال سے ان کا مقابلہ کیا۔ آپ نے اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے رشد وہادیت کے سلسلے کو جاری رکھا اور اس مقصد کے لیے دور دراز کے ملکوں کے سفر کیے۔ جب پاکستان پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا سب سے بڑا مرکز ہے۔

آپ اس رقم سے بڑی محبت فرماتے تھے، کراچی میں قیام کے دوران روزانہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا، جب کبھی حاضری میں تاخیر ہوتی تو آپ فون کر کے خیریت دریافت تشریف لاتے تو یہاں کے علمی و دینی حلقوں میں خوشی و مسرت فرماتے تھے، ۱۹۸۹ء میں جب آپ پاکستان تشریف لائے تو کی لہر دوڑ جاتی اور لوگ جو ق در جو ق آپ کی زیارت کے ان دونوں اہلسنت کی عظیم دینی درسگاہ دارالعلوم نعیمیہ کا سالانہ جلسہ دستارفضلیت و تقسیم اسناد منعقد ہو رہا تھا اور اسی سال صاحب اشرفی کے مکان ”اشرفی منزل“ واقع کھارادر میں ہوتا میرے فرزند اکبر مخدوم زادہ سید محمد اشرف جیلانی نے تھا۔ مجھے یاد ہے کہ جب میں حضرت کی قدم بوئی کے لیے دارالعلوم نعیمیہ سے درس نظامی کی تکمیل کی تھی۔

.....

وہاں حاضر ہوتا تو آپ کی مجلس میں بڑے بڑے علماء و صوفیاء



صاحبزادہ حافظ ابو عبد اللہ سید حسین اشرفی الجیلانی

کو مبارک باد...!

• جناب قدیر اشرفی صاحب

جلسہ دستارِ فضیلت:

حضرت علامہ مفتی اسماعیل ضیائی دامت برکاتہم العالیہ شیخ الحدیث حضرت اشرف المشائخ قدس سرہ کے پوتے اور حکیم سید اشرف دارالعلوم امجدیہ نے طلباء کے سرپر دستارِ فضیلت سجائی۔ مولانا اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کے فرزند اکبر مولانا حافظ سید حسین حافظ سید حسین اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے حضرت اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کو اس سال درس نظامی کی تکمیل علامہ اسماعیل ضیائی دامت برکاتہم العالیہ، محبوب المشائخ مخدوم کے بعد سندر فراغت اور دستارِ فضیلت سے نوازا گیا۔

مئورخہ ۲۵ نومبر ۲۰۲۳ء بہ طبق ۱۱ رجماںی الاولی ۱۴۲۵ھ ابو الحسین حکیم سید اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی اور صدر بروز ہفتہ بعد نمائی عشاء دارالعلوم "فیض رضا اکیڈمی" میں سالانہ المشائخ صاحبزادہ ابو الحسین سید اعرف اشرف اشرفی الجیلانی جلسہ دستارِ فضیلت منعقد ہوا۔

دارالعلوم کے فارغ طلباء نے اپنا اپنا تعارف پیش کیا۔ حضرت کے ہاتھوں "سنہ حدیث" حاصل کی۔

علامہ نذیر احمد بندیوالی دامت برکاتہم العالیہ استیج سیکڑی کے یہ خانوادہ اشرفیہ کا طرہ امتیاز ہے کہ یہاں کہ شہزادے شریعت فرائض انجام دے رہے تھے۔ پھر مختلف درجوں میں کامیاب و طریقت کے حسین سنگم ہوتے ہیں۔ حضرت مولانا کامران قادری دامت برکاتہم العالیہ نے خطاب فرمایا بعد ازاں صلوٰۃ وسلام تینوں پوزیشنوں کے طلباء کو انعامات دیئے گئے۔ صاحبزادہ سید جہانگیر اشرف جیلانی نے بھی تیری پوزیشن کا انعام پر محفل کا اختتام ہوا۔ آخر میں حضرت ابو الحسین حکیم سید اشرف حاصل کیا۔ اسی دوران بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا تو تمام شرکاء اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے خصوصی دعا فرمائی۔

خلافت اشرفیہ: کوموئی مسجد، جہانگیر روڈ میں جانے کا کہا گیا اور جلسہ منتقل کر دیا گیا۔

درگاہ عالیہ اشرفیہ جو پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کا سب سے بڑا

مرکز ہے۔ ہر سال کی طرح اس سال بھی حضرت قطب ربانی پر دستار باندھی اور ان کا نام اپنے دادا حضرت حافظ سید حسین ابو محمد و م شاہ سید محمد طاہر اشرف الاعشر فی الجیلانی علیہ الرحمہ کا سالانہ اشرف اشرفی الجیلانی علیہ الرحمہ کے نام پر رکھا اور فرمایا کہ: ”ان عرس زیر سرپرستی حضور فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف شاء اللہ یہ حافظ قرآن ہوگا۔“

الحمد للہ! آج یہ حافظ بھی ہیں اور عالم بھی...!! اسی لیے ان کے عرس شریف کے دوسرے روز مغللِ ساعت کے دوران ایک روح والد اور پیر و مرشد حضرت ابو الحسین حکیم سید اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی انبیس ”خلافت اشرفیہ“ سے نواز رہے ہیں۔

شاہ سید احمد اشرف الاعشر فی الجیلانی علیہ الرحمہ کے فرزند ثانی ابو الحسین حکیم سید اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی نے تمام سلاسل کی خلافت جوانہیں اپنے والد محترم پیر و مرشد سے حاصل ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی (سجادہ نشین درگاؤ عالیہ ہوئیں وہ اپنے فرزندِ اکبر مولانا حافظ ابو عبد اللہ سید حسین اشرف اشرفیہ) کے فرزندِ اکبر حضرت مولانا حافظ سید مکرم اشرف اشرفی الجیلانی زید مجدد کو عطا فرمائی اور ”متصل السندا الحدیث“ جو

حضرت علامہ مفتی سید شجاعت علی قادری علیہ الرحمہ سے حاصل ہوئی تھی وہ بھی عطا فرمائی۔ یہ بڑا روح پرور اجتماع تھا سب سے پہلے صاحبزادہ نور المشائخ سید مصطفیٰ اشرف اشرفی الجیلانی مظلہ العالی نے مل کر مولانا حافظ سید حسین اشرف اشرفی الجیلانی کے سر پر ”تاج اشرفیہ“ سجا یا عباء پہنایا اور دعا فرمائی۔

اشرف المشائخ علیہ الرحمہ نے حکیم سید اشرف اشرفی الجیلانی سے صدر المشائخ صاحبزادہ ابو الحسین سید اعراف اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی، صاحبزادہ سید صابر اشرف اشرفی الجیلانی اور فرمایا: ”تمہارے دادا حضور (حضرت قطب ربانی) کی زیارت ہوئی ہے، انہوں نے فرمایا ہے کہ اس پچھے کی دستار بندی کر دو کیونکہ جب وہ وقت آئے گا تو تم اس وقت دنیا میں موجود نہیں ہو گے۔“ چنانچہ حضرت اشرف المشائخ علیہ الرحمہ نے اپنے دست تھی۔



مبارک سے صاحبزادہ سید حسین اشرف اشرفی الجیلانی کے سر

تذکرہ علمائے اشرفیہ

بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی اطہر نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ

ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی

بقیۃ السلف حضرت علامہ مفتی اطہر نعیمی اشرفی علیہ الرحمہ طویل اشرفی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۸۶ھ / ۱۹۶۶ء) تھے۔

عظمیم اساتذہ:

بیماری کے بعد رحلت فرمائے۔ انا لله وانا الیہ راجعون

ولادت: صدر الافضل حضرت مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

آپ ہندوستان کی مردم خیز زمین مراد آباد میں ۱۹۲۶ء اشرفی، تاج العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی اشرفی اور حضرت علامہ سید اجمل شاہ صاحب سنہ ۱۳۲۵ھ کو پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم: جیسے عظیم اساتذہ سے آپ نے درس نظامی مکمل کیا۔

سند فراغت:

آپ نے ابتدائی تعلیم اپنی والدہ سے حاصل کی۔ پھر اہلسنت کی عظیم درسگاہ جامعہ نعیمیہ مراد آباد میں داخل کر دیئے گئے۔

اس وقت ہندوستان میں جامعہ نعیمیہ کی اپنی حیثیت تھی کیونکہ بندی میں پیرخانہ کی عظیم ہستیاں محدث اعظم ہند حضرت علامہ

اس جامعہ کے روح رواں صدر الافضل حضرت مولانا نعیم سید محمد

الدین مراد آبادی اشرفی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۳۶۷ء) تھے۔

بیعت و خلافت:

آپ نے نو عمری میں مجدد سلسلہ اشرفیہ اعلیٰ حضرت ابو الحسن سید

شاہ علی حسین اشرف اشرفی اجیلانی المعروف اشرفی میاں علیہ اللہ

کے دست مبارک پر بیعت کی۔ بعد میں صدر الافضل سید محمد

والد محترم: آپ کے والد محترم تاج العلماء حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی نعیم الدین مراد آبادی اشرفی علیہ الرحمہ نے سلاسلِ اربعہ اور

سلسلہ اشرفیہ کی خلافت عطا فرمائی، جوانہ میں اعلیٰ حضرت اشرفیہ ۲) بانیان و ترثی..... دارالعلوم نعیمیہ میاں علیہ الرحمہ سے حاصل ہوئی۔ اس کے علاوہ حضرت سید تادم وصال طاہر علاؤ الدین قادری علیہ الرحمہ نے سلسلہ قادریہ کی خلافت ۳) مرکزی رویت ہلال کمیٹی کے چیئر مین رہے۔ سے نوازا۔ آپ کو عربی، فارسی، اردو اور انگریزی زبان پر مکمل اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن رہے۔ عبور حاصل تھا۔

اسفار:

آپ ۳ مرتبہ حج بیت اللہ اور ۷ مرتبہ عمرے کے سفر پر تشریف لے گئے۔ اس کے علاوہ انڈونیشیا، ایران، مائیشیاء

آپ نے ”معارج النبوة (فارسی)“ قاضی عیاض کی کتاب ”الشفاء“ کا اردو ترجمہ کیا۔ مولوی حمّن علی کی کتاب ”المشاہد“ پر کے سفر بھی کیے۔

سلسلہ اشرفیہ کے تعلق:

جیسا کہ پیچھے گزار ہے کہ آپ اعلیٰ حضرت اشرفیہ میاں علیہ الرحمہ کے مرید تھے۔ اور صدر الافاضل علیہ الرحمہ کے خلیفہ تھے۔

سے اردو ترجمہ کیا۔ اس کے علاوہ بے شمار مقالات مختلف اخبارات اور سائل میں شائع ہوتے رہے۔

بزرگان سلسلہ اشرفیہ سے ان کی عقیدت فطری تھی اور حضرت مخدوم المشائخ سید محمد مختار اشرف جیلانی علیہ الرحمہ جب بھی پاکستان تشریف لاتے تو آپ تقریباً روزانہ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ درگاہ عالیہ اشرفیہ میں اکثر مرکزی سالانہ عرس ۱۹۵۰ء میں آپ نے اپنے خاندان کے ہمراہ پہلے لاہور پھر میں تشریف لاتے اور صاحب عرس کی سیرت بیان کرتے۔

دارالعلوم نعیمیہ میں طویل عرصہ مدرسہ تدریس فرمائی اور منصب افتاء کی ذمہ داری نبھائی۔

ہجرت پاکستان: حضرت اشرف المشائخ ابو محمد شاہ سید احمد اشرف الاعشری الجیلانی علیہ الرحمہ اور ڈاکٹر سید محمد مظاہر اشرف اشرفی الجیلانی علیہ مناصب: آپ نے اپنی زندگی مسلک حق اہلسنت کی خدمت اور ترویج و الرحمہ سے برادرانہ تعلق رہا۔

کراچی تشریف لائے۔

آپ نے اپنی زندگی مسلک حق اہلسنت کی خدمت اور ترویج و اشتاعت میں گزاری۔

میں اور برادر اکبر حضرت فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مظلہ العالی نے دارالعلوم نعیمیہ میں ہی درس نظامی آپ نے تقریباً ۳۵ سال یہ خدمت انجام دی۔

۱) اعزازی خطیب..... جامع مسجد آرام باغ

کی تعلیم حاصل کی۔ حضرت کے آگے زانوئے تلمذ طے کرنے فرمائی۔

مرقد مبارک:

جامع مسجد دارالصلوٰۃ سے متصل ناظم آباد نمبر ۶ میں تاج العلمااء حضرت علامہ مفتی محمد عمر نعیمی علیہ الرحمہ کے پہلو میں دفن ہوئے۔

ماہانہ دروسِ قرآن

حضرت فخر المشائخ ابوال默کرم

ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی

☆ ہر انگریزی مہینے کے پہلے جمعۃ المبارک کو

جامع مسجد ”نورانی“

G-11 نیو کراچی

میں ماہانہ درسِ قرآن فرماتے ہیں۔

☆ ہر انگریزی مہینے کے دوسرے جمعۃ المبارک کو

جامع مسجد ”امیر حمزہ“

ناظم آباد پہلی چورنگی

میں ماہانہ درسِ قرآن فرماتے ہیں۔

☆ ہر انگریزی مہینے کے تیسرا جمعۃ المبارک کو

جامع مسجد ”نور الاسلام“

اورنگی ٹاؤن

میں ماہانہ درسِ قرآن فرماتے ہیں۔

کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کو نہایت شفیق اور محبت کرنے والا پایا۔ اکثر ہمیں اپنے دور طالب علمی اور بزرگانِ سلسلہ اشرفیہ کے تعلق سے واقعات سناتے۔ ہم دونوں بھائیوں سے بہت محبت فرماتے۔ اکثر ہم ان کو دارالعلوم سے واپسی میں ان کے گھر چھوڑتے، راستے میں بڑی ولچسپ گفتگو فرماتے۔

۲۰۰۳ء میں والد صاحب حضرت اشرف المشائخ علیہ الرحمہ نے برادر اکبر کو اپنا جانشین مقرر فرمایا اور ایک تقریب منعقد فرمائی۔ جس میں حضرت علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی اشرفی اور حضرت مولانا عبدالحیم اشرفی (ناتاجی، مدرس دارالعلوم امجدیہ) کو مدعو فرمایا۔ ان حضرات کی موجودگی میں حضرت ڈاکٹر سید محمد اشرف اشرفی الجیلانی مدظلہ العالی کو جانشین مقرر فرمایا۔ اس موقع پر حضرت مفتی اطہر نعیمی علیہ الرحمہ نے شاندار خطاب فرمایا اور اپنی نسبت اشرفیہ کو بیان کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو مبارکباد اور خراج تحسین پیش فرمایا۔

سفر آخرت:

آپ نے طویل عمر پائی۔ ۷۹ برس کی عمر میں داعیِ اجل کو لبیک کہا۔ زندگی کے آخری کئی سال آپ بیمار اور صاحبِ فراش رہے۔ بالآخر ۱۹ دسمبر ۲۰۲۳ء بروز منگل اور بدھ کی درمیانی شب وصال فرمایا۔

جامع مسجد آرام باغ میں بعد نمازِ ظہر آپ کی نمازِ جنازہ آپ کے پوتے نے پڑھائی اور مفتی میتب الرحمن صاحب نے دعا

فقہی سوالات کے جوابات

طلاق کے مسائل... حصہ دوم

عرفان
نشر بعثت

حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی دامت برکاتہم العالیہ

سوال: کسی پرچہ پر طلاق لکھی اور کہتا ہے کہ میں نے مشق کے طور پر لکھی ہے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

جواب: صریح الفاظ میں نیت کی ضرورت نہیں ہوتی بغیر نیت

سوال: دو پرچوں پر یہ لکھا کہ جب میری یہ تحریر تجھے پہنچے تجھے طلاق ہے اور عورت کو دونوں پرچے پہنچے تو کتنی طلاقوں واقع ہوں گی؟

سوال: صریح الفاظ سے کتنی اور کون سی طلاق واقع ہوتی ہے؟

جواب: الفاظ صریحہ سے ایک طلاقِ رجعی واقع ہوتی ہے یعنی ایک لفظ سے ایک طلاق ہوگی اور اس میں عدت کے دوران رجوع کرنے کا اختیار ہوگا اور عدت کے بعد نکاح لازم ہوگا۔

سوال: (۷) طلاع (۸) تلاع (۹) طلاک (۱۰) تلاک (۱۱)

جواب: صریح و جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہوا کثر طلاق میں اس کا استعمال ہو، اگرچہ وہ کسی زبان کا لفظ ہو۔

سوال: صریح الفاظ کون سے ہیں؟

جواب: لفظ صریح مثلاً (۱) میں نے تجھے طلاق دی (۲) تجھے طلاق ہے (۳) تو مطاقہ ہے (۴) تو طلاق ہے (۵) میں تجھے رجعی ہوگی اگرچہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔ طلاق، طلام طلاق دیتا ہوں (۶) اے مطاقہ (در مختار، کتاب الطلاق باب الصریح) الف قاف کہا اور نیت طلاق ہو تو ایک رجعی ہوگی۔ (در مختار)

جواب: دو پرچوں کی وجہ سے دو طلاقوں واقع ہو جائیں گی

سوال: طلاق کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب: طلاق دو قسم ہے: (۱) صریح (۲) کناہ

سوال: صریح سے کیا مراد ہے؟

جواب: صریح وہ جس سے طلاق مراد ہونا ظاہر ہوا کثر طلاق میں

جواب: صریح الفاظ کون سے ہیں؟

جواب: لفظ صریح مثلاً (۱) میں نے تجھے طلاق دی (۲) تجھے

جواب: رجعی ہوگی اگرچہ نیت نہ ہو یا نیت کچھ اور ہو۔ طلاق، طلام

جواب: طلاق دیتا ہوں (۶) اے مطاقہ (در مختار، کتاب الطلاق باب الصریح)

جواب: الف قاف کہا اور نیت طلاق ہو تو ایک رجعی ہوگی۔ (در مختار)

سوال: اگر طلاق کا لفظ جان بوجھ کر غلط کہا اور بعد میں کہا کہ میں نے ڈرانے کے لیے جان بوجھ کر غلط لفظ کہا ہے تو اب کیا حکم ہوگا؟

جواب: عورت سے کہا: اے مطلقا، اے طلاق دی گئی اے طلاق، اے طلاق شدہ، اے طلاق یافتہ، اے طلاق کردہ

جواب: لفظ طلاق غلط طور پر ادا کرنے میں عالم و جاہل برابر ہیں بہر حال طلاق ہو جائے گی اگرچہ کہے میں نے دھمکانے کے لیے

طلاق ہو گئی اگرچہ کہے میرا مقصود گامی دینا تھا طلاق دینا نہ تھا غلط طور پر ادا کیا طلاق مقصود نہ تھی ورنہ صحیح طور پر بولتا ہاں اگر لوگوں

اور اگر یہ کہے کہ میرا مقصود یہ تھا کہ وہ پہلے شوہر کی مطلقا ہے اور سے پہلے کہہ دیا تھا کہ میں دھمکانے کے لیے غلط لفظ بولوں گا

حقیقت میں وہ ایسی ہی ہے یعنی شوہر اول کی مطلقا ہے تو دیانتہ طلاق مقصود نہ ہوگی تو اب اس کا کہا مان لیا جائے گا۔ (در مختار)

سوال: کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی

اس نے کہا ہاں یا کیوں نہیں تو طلاق ہو گئی اگرچہ طلاق دینے کی نیت سے نہ کہا ہو۔ (در مختار)

جواب: کسی نے پوچھا تو نے اپنی عورت کو طلاق دے دی طلاق دی تو بھی وہی حکم ہے۔ (رد المحتار عالم گیری)

سوال: اگر بیوی سے کہا کہ تو فلاںی سے زیادہ مطلقا ہے

طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: تو فلاںی سے زیادہ مطلقا ہے طلاق ہو گئی اگرچہ وہ

فلانی مطلقا نہ بھی ہو۔ (فتاویٰ رضویہ)

سوال: عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے میں

طلاق دے آیا تو طلاق کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: عورت کو طلاق نہیں دی ہے مگر لوگوں سے کہتا ہے میں

طلاق دے آیا تو قضاء ہو جائے گی اور دیانتہ نہیں اور اگر ایک

طلاق دی ہے اور لوگوں سے کہتا ہے تین دی ہیں تو دیانتہ ایک

ہو گی قضاء تین، اگرچہ کہے کہ میں نے جھوٹ کہا تھا۔ (فتاویٰ خبیریہ)

سوال: عورت سے کہا: اے مطلقا (۲۳) اے طلاق دی

گئی (۲۵) اے طلاق (۲۶) اے طلاق شدہ (۲۷) اے

(بقیہ صفحہ نمبر: ۲۰)

ماہِ رجب المُرجب کے فضائل

◆ جناب محمد محسن صاحب (بیویارک) ◆

حضرت امام محمد بن محمد غزالی علیہ الرحمہ "مکاشفۃ القلوب" میں کرتا وہ رمضان المبارک میں فصلِ رحمت کیوں کر کاٹ سکے گا، فرماتے ہیں کہ:

"رجب دراصل ترجیت سے مشتق (یعنی نکلا) ہے، اس کے معنی اور رمضان المبارک روح کو پاک کرتا ہے۔" (نزہۃ المجالس)

ہیں تعظیم کرنا، اس کو الاحسب (یعنی سب سے تیز بھاؤ) بھی کہتے تا جدار مدینہ ﷺ کا فرمان عالی شان ہے: "مجھے جبراً میل ہیں - اس لیے کہ اس ماہ مبارک میں تو بہ کرنے والوں پر رحمت کا بھاؤ تیز ہو جاتا ہے اور عبادت کرنے والوں پر قبولیت چاند رات ہوتی ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ) ایک فرشتے کو حکم دیتا ہے کہ کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔ اسے الاصم (یعنی سب سے زیادہ بہرہ) بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں جنگ و جدل کی آواز بالکل سنائی نہیں دیتی۔ جنت کی ایک نہر کا نام رجب ہے۔ جس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور برف سے زیادہ تارخ کو روزہ رکھتا ہے اس سے جہنم اتنی دور ہو جاتی ہے جتنا ٹھنڈا ہے۔ اس نہر سے وہی پانی پیئے گا جو رجب کے مہینے میں آسمان زمین سے دور۔" (نزہۃ المجالس)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ایک روز میری حضرت سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی۔ میں نے ان سے پوچھا: کہاں سے تشریف لا رہے ہیں؟ جواب دیا: بارگاہ "رجب نجج بونے کا، شعبان آب پاشی کا اور رمضان المبارک فصل کا نئے کا مہینہ ہے۔ لہذا جو رجب المُرجب میں عبادت کا رسالت ماب ﷺ سے۔ پوچھا: سرکار ﷺ نے کیا ارشاد نجج نہیں بوتا اور شعبان المُعظم میں آنسوؤں سے سیراب نہیں فرمایا؟ جواب دیا کہ میں نے سرکار مدینہ ﷺ کو فرماتے سناؤ

حضرت علامہ عبدالرحمٰن صفوری علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

"رجب نجج بونے کا، شعبان آب پاشی کا اور رمضان المبارک فصل کا نئے کا مہینہ ہے۔ لہذا جو رجب المُرجب میں عبادت کا رسالت ماب ﷺ سے۔ پوچھا: سرکار ﷺ نے کیا ارشاد نجج نہیں بوتا اور شعبان المُعظم میں آنسوؤں سے سیراب نہیں فرمایا؟ جواب دیا کہ میں نے سرکار مدینہ ﷺ کو فرماتے سناؤ

کوئی اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے رجب میں ایک روزہ نبی پاک صاحبِ لاک سعیہ پر پہلی وحی ۷ رجب المرجب بھی رکھتا ہے وہ داخل جنت ہوتا ہے۔ یہ سن کر میں بارگاہ کونازل ہوئی اور رجب کی ۷ ویں شب سرکارِ دو عالم سعیہ کو نبوت میں حاضر ہوا اور حضرت سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ والی بات اللہ تبارک و تعالیٰ نے معراج کروائی اور اپنے محبوب سعیہ کو عرض کی تو سرکار سعیہ نے اپنے فرمانِ رحمت کی تصدیق فرمائی اپنا دیدار بخشا۔

اس مقدس دن کے روزہ کی فضیلت پڑھیے۔ حضرت علی المرتضی (نزہۃ المجالس)

سلطانِ مدینہ سعیہ کا فرمانِ عالیٰ شان ہے: ”ماہِ رجب حرمت کرم اللہ وجہ اکرم میں سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار سعیہ کا فرمان عالیشان ہے: ”جس نے ۷ ویں رجب کو روزہ رکھا اللہ اس کو ایک ہزار سال کے روزوں کا ثواب مرحمت فرمائے گا“۔

(تذکرۃ الوعظین)

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: بندے کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں گے اور عرض کریں گے: یا اللہ! اس بندے کو بخش دے اور اگر وہ شخص بغیر پرہیز گاری کے رورہ گزارتا ہے تو پھر وہ روزہ اور دن اس کی بخشش کی درخواست نہیں کریں گے اور اس شخص سے کہتے ہیں مرجائے تو شہید ہوگا۔ (تذکرۃ الوعظین)

حدیث پاک میں ہے جس شخص نے ماہِ رجب کی پہلی تاریخ کو کہ: اے بندے! تیرے نفس نے تجھے دھوکہ دیا۔

حدیث الطالبین) روزہ رکھا اس نے گویا تمام مہینے کے روزے رکھ لیے اور اگر کسی نے روزے رکھنے تو اللہ تبارک و تعالیٰ اس پر دوزخ

حضرت سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور سعیہ کے سات دروازے بند کر دے گا اور اگر کسی نے ۸ روزے کا فرمان خوشگوار ہے: ”پندرہ رجب کو روزہ رکھنے والے کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں (جس رکھے تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس کے لیے جنت کے ۸ دروازے سے چاہے داخل ہو) (انیس الوعظین)

حدیث شریف میں ہے: جو کوئی ۱۵ رجب کو ۰۰ بار سورۃ الفاتحہ تمام گناہ نیکیوں میں بدل دیئے جاتے ہیں اور جو ۱۸ روزے پڑھے اور اس دوران بات چیت نہ کرے تو گویا اس نے زمینوں سب گناہ بخش دیئے ہیں..... (باقیہ صفحہ نمبر: ۳۰)

معلوٰتیں کا صحیح

حضرت حمنة بنت جحش رضي الله عنها

سیدہ بنت حکیم سید اشرف جیلانی

یہ مقدس خاتون تاریخ اسلام کی وہ عظیم شخصیت ہیں جو ابتدائے سعادت حاصل کی۔

اسلام میں جانِ کونین کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور غزوہ اُحد میں خدمات:

صحابیہ ہونے کا شرف حاصل کیا۔ یہ قریش کے خاندان اسد آپ نہایت بہادر اور نذر خاتون تھیں۔ غزوہ اُحد میں دیگر بن خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں۔

نام: حمنة بنت جحش

والدہ کا نام: امیمہ بنت عبدالمطلب تھا۔ حضرت امیمہ حضور صدماں:

جانِ کونین کی حقیقی پھوپی تھیں۔

جانِ کونین سے رشیداری:

آپ جانِ کونین کی پھوپی زادبہن اور ام المؤمنین سیدہ شہادت نوش فرمایا۔

(۱) آپ کے شوہر حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے جام زینب بنت جحش کی بہن ہونے کی وجہ سے آپ سے رشیداری کی سالی شہادت نوش فرمایا۔

شوہر کا نام: حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھا۔

ہجرت مدینہ:

آپ کی ایک صاحبزادی زینب پیدا ہوئی۔

مسلمانوں کو ہجرت مدینہ کا حکم دیا۔ آپ نے اپنے شوہر عقدہ ثانی:

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے ہمراہ مدینہ طیبہ ہجرت کی دوسرا نکاح مجاہد اسلام، غازی بدر و احمد، صاحب عشرہ مبشرہ

بقیہ "رجب المرجب کے فضائل"

اب تم آئندہ کے لیے نیک اعمال کرو، (یعنی گناہ صغیرہ گناہ
کبیرہ توبہ سے معاف ہوں گے) (غذیۃ الطالبین)

رحمت عالم نور مجسم ﷺ کا فرمان ذیشان ہے: "اگر کوئی شخص ماه رجب کے پہلے دن روزہ رکھے تو اللہ اس کے برس کے گناہ معاف فرمادیتا ہے اور اگر کوئی ۱۲ روزے رکھے تو قیامت کے روز اس کا حساب آسان ہو جائے گا اور جو سارے مہینے کے روزے رکھے اس بندے کے لیے اللہ فرماتا ہے: میں اپنے اس بندے سے اس قدر خوش ہوں کہ اس کو عذاب نہیں دیا جائے گا"۔ (غذیۃ الطالبین)

سرکار مدینہ ﷺ کا فرمان عظیم الشان ہے: "رجب اللہ کا مہینہ ہے، شعبان میرا مہینہ ہے اور رمضان میری امت کا مہینہ ہے"۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت سیدنا عبداللہ ابن زیبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ: "اگر کوئی شخص اس اعتقاد کے ساتھ کہ رجب اللہ کا مہینہ ہے کسی مسلمان کی مشکل حل کر دے تو اس کے عوض اللہ اس کو جنت میں ایک ایسا محل عطا فرمائے گا جو حد نظر تک وسیع ہو گا"۔ (غذیۃ الطالبین)

رجب میں بندے کی نیکیاں دُگنی ہو جاتی ہیں۔ مروی ہے کہ "جب رجب کے پہلے جمعہ سے رات کا تہائی حصہ رہ جاتا ہے تو ہر فرشتہ رجب کے روزے رکھنے والوں کے لیے دعائے مغفرت کرتا ہے"۔ (مکاشفۃ القلوب)

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ ان سے اللہ تبارک و تعالیٰ نے دوڑ کے محمد اور عمران عطا کیے۔

وصال:

۲۰ھ میں یا اس کے بعد وصال فرمایا۔

مرویات:

آپ کے صاحبزادے عمران نے آپ سے روایت کیں۔

باقیہ "طلاق کے مسائل... حصہ دوم"

سوال: اگر کہا تجھے خدا طلاق دے یا کہا کہ خدا نے تجھے طلاق دی تو طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

جواب: اگر کہا تجھے خدا طلاق دے تو واقع نہ ہو گی اور یوں کہا کہ تجھے خدا نے طلاق دی تو ہو گی۔ (رد المحتار)

امام غزالی علیہ الرحمہ رجب کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

رجَب دراصل تَرْجِيْب سے مشتق (یعنی نکلا) ہے۔

اس کے معنی ہیں: تعظیم کرنا۔ اس کو الاصب یعنی تیز بہاؤ

بھی کہتے ہیں۔ اس لیے کہ اس ماہ مبارک میں توبہ کرنے

والوں پر رحمت کا بہاؤ تیز ہو جاتا اور عبادت کرنے والوں

پر قبولیت کے انوار کا فیضان ہوتا ہے۔ اسے الاصصم یعنی

بھرا بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں جنگ و جدل کی آواز

بالکل سنائی نہیں دیتی۔ (مکاشفۃ القلوب، ص: ۳۰۱)

زیتون کا تیل



....غیریوں کے لیے بہترین ٹانک.....

ادارہ

محمد شین کے مشاہدات:

اور بڑھاپے کی تکالیف اور اثرات کو کم کرتا ہے، زیتون کے ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس ایک مہمان تیل میں نمک ملا کر اگر مسوڑھوں پر ملا جائے تو یہ ان کو تقویت آیا، انہوں نے رات کے کھانے میں اسے اونٹ کی سری اور دیتا ہے۔ یہی نمکین مرکب آگ سے جلے ہوئے کے لیے زیتون کا تیل پیش کرتے ہوئے کہا کہ: ”میں یہ تمہیں اس لیے کھلا رہا ہوں کہ نبی ﷺ نے اس کو مبارک درخت قرار دیا چھنسیوں، خارش میں فائدہ ہوتا ہے۔ وہ پھوڑے جن سے بدبو آتی ہو یا پرانی سوزش کی وجہ سے ٹھیک ہونے میں نہ آتے ہے۔“

قرآن مجید نے اس تیل کو جو اہمیت دی اور جان عالم ﷺ نے ہوں زیتون کے تیل سے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔“

جو تعریف فرمائی اس کے بعد لوگوں نے اس کو متبرک تو قرار دیا ذہبی رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیقات کے مطابق بالوں اور جسم کو مضبوط مگر یہ کوشش نہیں کی کہ جن ۰۷ فوائد کا تذکرہ فرمایا وہ کیا ہیں۔

آپ نے خود ان میں سے پانچ کا ذکر فرمادیا۔ بواسیر، با سور کے پینے سے پیٹ خراب ہوتا ہے، مگر زیتون کا تیل اس سے جلدی امراض، پلورسی اور کوڑھ مگر اس کے بعد کوئی قابل ذکر مستثنی ہے، کیونکہ یہ تیل ہونے کے باوجود پیٹ کی بہت سی بیماریوں کے لیے مصلح ہے۔

ابن القیم کہتے ہیں کہ: ”سرخ زیتون کا تیل سیاہی مائل سے زیتون کا تیل غرباء کے لیے بہترین ٹانک ہے، مگر زیتون کا وہ بہتر ہوتا ہے، یہ طبیعت کو بحال کرتا ہے، چہرے کے رنگ کو تیل جو سبز اور سنہری ہو وہی مفید بھی ہے۔ سیاہی مائل رنگ کا نکھارتا ہے، زہروں کے خلاف تحفظ دیتا ہے۔ صحیح تیل مقوی باہ، مقوی معدہ اعتدال پر لاتا ہے، پیٹ سے کیڑے نکالتا ہے، بالوں کو چمکاتا اور سینے کی بیماریوں سے تحفظ مہیا کرتا ہے۔ زیتون کا نمکین تیل

آگ سے ہونے والے زخموں کے لیے اکسیر ہے۔ زیتون پیس کر اور چربی میں حل کر کے لگانے سے ناخنوں کا مرض کے درخت کے پتوں کا رس نکال کر یا خشک ملیں یا ان کو پانی ٹھیک ہو جاتا ہے۔ زیتون کا اچار بھوک بڑھاتا ہے۔ زیادہ میں ابال کران سے کلیاں کرنا منہ اور زبان کے زخموں کو مندل مقدار میں قبض کشاء ہے۔ زیتون کے پتوں کو گھونٹ کر لگانے کر دیتا ہے۔ زیتون کے پتوں کا عرق لگانے سے حاسیت سے پسینہ کی شدت میں کمی آ جاتی ہے۔ ان پتوں کا ضماد جمرہ دادقو با، پتی اور نملہ کو نافع ہے۔ خراب اور گندے زخموں پر مشاہدات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ طب نبوی ﷺ پر کام لگانے سے ان کی بدبو دور کر کے جلد ٹھیک کر دیتا ہے۔ جنگلی زیتون کے پتوں کا رس کان میں ڈالنے سے کان بہنے بند ہو جاتے ہیں۔ اگر اس میں شہد ملا کر گرم پکائیں تو کان کی پھنسی کرتے ہیں۔ دونوں متفق ہیں کہ تیل مقوی امراض جلد میں میل کی زیادتی اور اس سے پیدا ہونے والے بہرہ پن میں شفاء اور مقامی طور آگ سے جلنے کے علاوہ پیٹ کی بیماریوں کا مفید ہے۔ پتوں کو سرکہ میں جوش دے کر کلیاں کرنے سے دانتوں کا درد جاتا رہتا ہے۔ زیتون کی لکڑی کو آگ لگا کر جلا کیس تو اس سے نکلنے والا تیل پھپھوندی سے پیدا ہونے والی تمام جلدی بیماریوں، داد، چھیپ، چنبل، سرکابفہ اور گنج کو ٹھیک کر دیتا ہے۔

انڈے کے فوائد

* انڈوں میں سلینیم و افر مقدار میں پایا جاتا ہے جس سے نہ صرف قوتِ مدافعت بڑھتی ہے بلکہ کینسر کے خلیات بھی تباہ ہوتے ہیں۔

* انڈے کا استعمال عمر بڑھنے کے ساتھ مسلز کی کمزوری موتیا اور آدھے سر کے درجیسی مختلف بیماریوں کے خطرات کو کم کر دیتا ہے۔

اطباء قدیم کے مشاہدات: زیتون کا پھل اور پتوں کا رس نچوڑ کر اسے اتنی دیر پکائیں کہ وہ شہد کی مانند گاڑھا ہو جائے۔ اسے کیڑے والے دانت پر لگائیں تو کیڑا اکھڑ جاتا ہے۔ اگر اس سے کلیاں کریں تو منہ کے اندر کے زخم اور سفید داغ (قلاع سفید) ٹھیک ہو جاتا ہے مسوڑ ہے مضبوط ہوتے ہیں، اس میں سرکہ یا سپرٹ ملا کر سر پر لیپ کریں تو گنج اور داء الشعب میں مفید ہے۔ اس لیپ میں شہد ملا کر زخموں پر لگانے سے ان کی سرخی، جلن اور تعفن دور ہوتے ہیں۔ اگر زخم پر چھلکا آیا ہو تو اس کے لگانے سے وہ اتر جاتا ہے۔ بعض اطباء نے لکھا ہے کہ: اس کے مسلسل لیپ سے پھنسیوں اور چچک کے داغ دور ہو جاتے ہیں۔ اس کی گٹھلی کو



الاشرف نيوز



صاحبزادہ سید صابر اشرف جیلانی

منتظمین مھفل کی جانب سے دیئے گئے موضوع "مولائے کائنات

مھفل گیارہویں شریف:

حضرت علی کرم اللہ و جہد الکریم کی حیات مبارکہ، پر گفتگو فرمائی۔ اس ۱۳ نومبر بروز منگل بعد نمازِ عشاء محبوب المشائخ مخدوم زادہ مھفل میں عوامِ اہلسنت نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مھفل سید محبوب اشرف جیلانی دامت برکاتہم العالیہ کی رہائش گاہ پر سالانہ مھفل گیارہویں شریف کا انعقاد کیا گیا۔ جس سے خصوصی کے اختتام پر صلوٰۃ وسلام ہوا اور حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی خطاب فخر المشائخ ابوال默کرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے خصوصی دعا فرمائی۔ جس میں فلسطین کے مظلوم مسلمانوں نے فرمایا۔ خطاب سے قبل خانوادہ اشرفیہ کے شہزادگان نے کے لیے خاص طور پر اور تمام عالم اسلام کے لیے۔

بارگاہ رسالت ﷺ میں نذر ائمہ عقیدت پیش کیا۔ جس میں صاحبزادہ سید وجہت اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید ذوالقرنین کالونی میں مھفل گیارہویں شریف منعقد کی گئی۔ جس سے اشرف جیلانی، صاحبزادہ سید علی مرتضیٰ اشرف جیلانی و دیگر خصوصی خطاب فخر المشائخ ابوال默کرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی شاء خواں شامل ہیں خطاب کے بعد صلوٰۃ وسلام دعا اور لنگر کا اہتمام ہوا۔

مھفل نعت و بیان:

۱۶ نومبر بروز جمعرات بعد نمازِ عشاء حسینی الانس کی جانب پر گفتگو فرمائی عوامِ اہلسنت اور مسلمانانِ عالم سے یہ فرمایا کہ: "آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر علیہ الرحمہ، کھارا در میں منعقد ہوئی۔ جس سے خصوصی خطاب فخر المشائخ جیلانی قدس سرہ کی تعلیمات اور ان کے مفہومات پر عمل کریں تا ابوال默کرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا۔ کہ زندگی میں ہمیں حقیقی کامیابی حاصل ہو سکے۔ آپ کے

خطاب سے قبل ملک کے مشہور و معروف نعت خواں جناب عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز: محمود الحسن اشرفی نے بارگاہ رسالت ﷺ میں نذرانہ عقیدت 『پہلے دن』 غسلِ مزار مبارک: پیش کیا۔ اس محفل میں مجلسِ علماء، شاہ فیصل ٹاؤن کے علماء و کیم دسمبر بروز جمعہ بعد نمازِ فجر مزار مبارک کو غسل دیا گیا۔ جس مشائخ نے بھی شرکت کی۔ محفل کے اختتام پر خصوصی دعا بھی میں خانوادہ اشرفیہ کے شہزادگان نے شرکت کی۔ غسل کے کی گئی اور لنگر کا اہتمام ہوا

محفل نعت و بیان بسلسلہ عرسِ قطبِ ربانی قدس سرہ:

۷۲ نومبر بروز پیر بعد نمازِ عشاء جامع مسجد محمدی، خالد آباد

قرآن خوانی:

فردوس کالوں میں محفل نعت و بیان بسلسلہ عرسِ قطبِ ربانی بعد نمازِ ظہر جامعہ طاہر اشرف میں قرآن خوانی کا اہتمام ہوا حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاحترف الجیلانی نور اللہ مرقدہ جس میں جامعہ کے تمام شعبہ جات کے طلباء نے شرکت کی۔

جلوسِ چادر، گاگر اور صندل:

بعد نمازِ عصر جلوسِ چادر شریف، گاگر اور صندل کا اہتمام ہوا۔ یہ جلوس درگاہ عالیہ اشرفیہ کے صدر دروازے سے ہوتا ہوا درگاہ شریف کے صحن میں پہنچا۔ "مینا را اشرف المشائخ علیہ الرحمہ" سے متصل حضور صاحب سجادہ فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے پرچم کشائی فرمائی اور "ترانہ اشرفی"

پڑھا گیا۔

سہ روزہ مرکزی سالانہ عرسِ اشرفیہ:

حمد للہ! ہر سال کی طرح اس سال بھی ۱۶/۱۷/۱۸ جمادی الاولی بہ طابق ۱، ۲، ۳ دسمبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کی عظیم المرتبت شخصیت شہزادہ غوث الوری اولاً مخدوم تمام زائرین نے درود و سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہوئے۔ موعے مبارک کی زیارت اور دعا بھیں کیں۔

زیارتِ تبرکاتِ خاندانی:

بعد نمازِ مغرب مزار مبارک کے احاطے میں "تبرکاتِ خاندانی" شان و شوکت سے منایا گیا۔

عرس مبارک کی تقریبات کا آغاز: محمود الحسن اشرفی نے بارگاہ رسالت ﷺ میں نذرانہ عقیدت 『پہلے دن』 غسلِ مزار مبارک: پیش کیا۔ اس محفل میں مجلسِ علماء، شاہ فیصل ٹاؤن کے علماء و کیم دسمبر بروز جمعہ بعد نمازِ فجر مزار مبارک کو غسل دیا گیا۔ جس مشائخ نے بھی شرکت کی۔ محفل کے اختتام پر خصوصی دعا بھی میں خانوادہ اشرفیہ کے شہزادگان نے شرکت کی۔ غسل کے کی گئی اور لنگر کا اہتمام ہوا

محفل نعت و بیان بسلسلہ عرسِ قطبِ ربانی قدس سرہ:

۷۲ نومبر بروز پیر بعد نمازِ عشاء جامع مسجد محمدی، خالد آباد فردوس کالوں میں محفل نعت و بیان بسلسلہ عرسِ قطبِ ربانی بعد نمازِ ظہر جامعہ طاہر اشرف الاحترف الجیلانی نور اللہ مرقدہ حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاحترف الجیلانی نور اللہ مرقدہ کا انعقاد کیا گیا۔ جس سے خصوصی خطاب فخر المشائخ ابو المکرم ڈاکٹر سید محمد طاہر اشرف الجیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا۔ آپ نے اپنے خطاب میں حضرت قطبِ ربانی قدس سرہ کی سیرتِ طیبہ کے چند اہم گوشوں کو بیان فرمایا۔ اس محفل مبارکہ میں کثیر تعداد میں عوامِ اہلسنت نے شرکت کی۔ محفل کے اختتام پر مسجد انتظامیہ کی جانب سے لنگر کا اہتمام ہوا۔

زیارتِ موئے مبارکِ مصطفیٰ ﷺ:

حمد للہ! ہر سال کی طرح اس سال بھی ۱۶/۱۷/۱۸ جمادی الاولی بہ طابق ۱، ۲، ۳ دسمبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار پاکستان میں سلسلہ اشرفیہ کی عظیم المرتبت شخصیت شہزادہ غوث الوری اولاً مخدوم سمناں، قطبِ ربانی حضرت ابو مخدوم شاہ سید محمد طاہر اشرف الاحترف الجیلانی نور اللہ مرقدہ کا عرس مبارک نہایت عقیدت اور الاحترف الجیلانی نور اللہ مرقدہ کا عرس مبارک نہایت عقیدت اور

کی زیارت کروائی گئی۔ جس میں مدینہ طیبہ کی مبارک چیزیں ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے فرمایا۔ فخر المشائخ مدظلہ العالی اور بزرگان سلسلہ اشرفیہ کی استعمال کردہ چیزیں شامل تھیں۔

محفل میلاد النبی ﷺ:

بعد نمازِ عشاء محفل میلاد النبی ﷺ کا اہتمام ہوا۔ جس میں نظامت کے فرائض صاحبزادہ سید حکیم اشرف جیلانی مدظلہ العالی اور صاحبزادہ سید اعراف اشرف جیلانی مدظلہ العالی نے انجام دیئے۔ صاحبزادہ سید نجیب اشرف جیلانی نے تلاوتِ کلامِ مجید سے محفل کا آغاز کیا۔ بعد ازاں خانوادہ اشرفیہ کے شہزادگان اور خانوادہ اشرفیہ سے تعلق رکھنے والے مریدین و معتقدین نے بارگاہ رسالت ﷺ میں ہدیہ نعمت اور بارگاہ قطب ربانی میں ہدیہ منقبت پیش کی۔ ملک پاکستان اور کراچی کے مختلف مقامات سے علمائے اہلسنت نے شرکت کی جن میں: حضرت علامہ مفتی محمد شریف سعیدی اشرفی، حضرت علامہ مفتی عبدالاصمد اشرفی، حضرت علامہ ظہور احمد قادری اشرفی، حضرت علامہ مفتی سعید احمد اشرفی، جناب سید محمد ریاض علی اشرفی، نبیرہ صدر الشریعہ خلیفہ حضور فخر المشائخ حضرت علامہ اکرام المصطفیٰ عظیمی اشرفی حضرت علامہ ارقم المصطفیٰ عظیمی و دیگر علمائے اہلسنت شامل اختتام پر آپ نے تمام علماء و مشائخ اہلسنت کا شکریہ ادا کیا۔

خانوادہ اشرفیہ کے فرزندان نے عرس مبارک کے اس موقع پر خطابات بھی فرمائے۔ جن میں نور المشائخ ابو الحبیب سید مصطفیٰ اشرف جیلانی مدظلہ العالی، زینت المشائخ ابو الحسین حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالی اور خصوصی خطاب فخر المشائخ ابوالمرکم خصوصی دعا فرمائی۔ محفل کے اختتام پر لنگر اشرفیہ کا اہتمام ہوا۔

﴿دوسرے دن﴾ **محفل سماع:**
 حلقہ ذکر کروا یا جس میں لا الہ الا اللہ، اللہ هو اور حق هو کی تکرار
 ۲۰ دسمبر بروز ہفتہ بعد نمازِ عشاء تقریباً ۱۰ بجے محفل سماع کا
 کرانی گئی۔ ذکر اللہ کے بعد حضور صاحب سجادہ نے تمام آنے
 والے زائرین و زائرات اور خصوصاً عالمِ اسلام کے لیے
 اہتمام ہوا۔ جس میں ڈمیٹ الدین سیف الدین قول و ہمنوا اور
 خصوصی دعا فرمائی۔ آپ نے اپنی دعائیں فلسطین، غزہ، عراق
 شام و دیگر اسلامی ممالک کہ جہاں پر مسلمانوں پر ظلم و زیادتی
 عارفانہ کلام پیش کیے۔

عرس مبارک کے اس موقع پر حضور فخر المشائخ مدظلہ العالیٰ کے
 برادر اصغر زینت المشائخ ابوالحسین حکیم سید اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ
 نے اپنے فرزندِ اکبر مولانا حافظ سید حسین اشرف اشرفی الجیلانی
 مدظلہ العالیٰ کو ”خلافت اشرفیہ و سندِ حدیث“ سے نوازا۔ عزیزم
 عرس مبارک کی اس آخری نشست میں شرکت کی۔ درگاہ عالیہ
 اشرفیہ کا صحن، مقبرہ کی عمارت، مسجد کے دونوں فلور، درگاہ
 مولانا حافظ سید حسین اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ ماشاء اللہ عالم
 شریف کے باہر سمنانی فاؤنڈیشن اسکول کی گلی تک عوامِ اہلسنت
 کی کثیر تعداد موجود تھی اور جامعہ طاہر اشرف کی بلڈنگ (جو دو
 دین ہیں اور درسِ نظامی کی تکمیل فرمائی چکے ہیں۔ آپ حافظ
 قرآن بھی ہیں اور اپنے والدِ گرامی کی نگرانی میں روحانی
 منزلہ عمارت ہے) میں مستورات کا باپرداہ اہتمام تھا، جہاں انہوں
 نے بیٹھ کر عرس مبارک کی تقریبات میں شرکت کی۔
 تربیت بھی پار ہے ہیں۔

ہم ادارہ الاضر کی جانب سے زینت المشائخ حکیم سید اشرف
 جیلانی مدظلہ العالیٰ اور آپ کے فرزند کو ”خلافت اشرفیہ و سندِ حدیث“
 آخری دن یعنی روئیٰ تقسیم کی گئی۔

فخر المشائخ مدظلہ العالیٰ کا دورہ ناروال و ساہیوال:
 کی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں۔ مولا تعالیٰ!

عرس مبارک کے اختتام پر روایت کو برقرار رکھتے ہوئے
 خانوادہ اشرفیہ کے اس فرزند کو کامیابی و کامرانی عطا فرمائے
 فیضانِ مخدومِ سمنان قدس سرہ اسی طرح جاری و ساری رہے۔

ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی مدظلہ العالیٰ اپنے فرزندِ ثانی صاحبزادہ
 سید ذو القرین سید اشرف جیلانی کے ہمراہ لا ہور روانہ ہوئے ائمہ
 پورٹ پر حاجی شماراحمد پراچہ اشرفی نے آپ کا استقبال کیا اور
 محمد علی قول اور ہمنوا نے عارفانہ کلام پیش کیے۔

بعد نمازِ مغرب حضور صاحب سجادہ فخر المشائخ مدظلہ العالیٰ نے
 ۲۰ دسمبر بروز جمعرات نمازِ فجر سے قبل حضرت داتا گنج بخش علیہ الرحمہ

کے مزار مبارک پر حاضری دی اور وہیں نمازِ فجر بھی ادا فرمائی۔ مریدین سے ملاقات فرمائی۔

۷ رومبر بروز جمعرات صبح ۱۲ بجے لاہور سے ناروال روانہ ۱۱ رومبر بروز پیر لاہور سے منڈی احمد آباد روانہ ہوئے یہاں ہوئے اس سفر میں آپ کے ہمراہ حضور اشرف المشائخ قدس سرہ ظہر کے بعد جامعہ انوار القرآن کے سالانہ جلسہ تقسیم اسناد میں شرکت فرمائی۔ جلے سے خطاب فرمایا بعد ازاں فارغ اتحصیل طلباء کی دستار بندی بھی فرمائی۔

۱۲ رومبر بروز منگل دوپہر ۱۲ بجے پاک پٹن شریف روانہ ہوئے جہاں پر مفتیٰ اہلسنت حضرت علامہ مولانا مفتی مجاهد علی نعیمی اور حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک پر حاضری دی۔ اسی دن رات میں جامع مسجد والضحیٰ میں میلاد رسول ﷺ کی تسبیح کا اعلان کیا۔ اسی دن رات میں میلاد رسول ﷺ کی تسبیح کا اعلان کیا۔ اسی دن رات میں میلاد رسول ﷺ کی تسبیح کا اعلان کیا۔

۱۳ رومبر بروز بدھ بعد نمازِ عشاء جامع مسجد غوشیہ میں ذکرِ اولیاء کا اعلان کیا۔ اسی دن رات میں حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کا رسالت ﷺ کی گونج میں حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کا استقبال کیا۔ رات ۱۰ بجے مریدین کی روحانی تربیتی نشست کا انعقاد کیا۔ اسی دن رات میں شکرگڑھ میں مفکرِ الاسلام حضرت پروفیسر محمد حسین آسی علیہ الرحمہ کے مدرسے میں میلاد النبی ﷺ کی تسبیح کا اعلان کیا۔

دوسرے دن ۸ رومبر بروز جمعہ ناروال کے قریب جامع مسجد نورانی میں نمازِ جمعہ کے اجتماع سے خطاب فرمایا اور امامت کے مریدین و معتقدین سے ملاقات کی۔

۱۵ رومبر بروز جمعہ شام لے بجے کی فلاٹ سے کراچی تشریف فرمائی۔ اسی دن رات میں شکرگڑھ میں مفکرِ الاسلام حضرت پروفیسر محمد حسین آسی علیہ الرحمہ کے مدرسے میں میلاد النبی ﷺ کی تسبیح کا اعلان کیا۔

۱۰ رومبر بروز اتوار بعد نمازِ عشاء جامع مسجد کھتری، پی۔ آئی کا انعقاد کیا۔ اسی دن رات میں حلقہ اشرفیہ کی جانب سے ماہانہ درسِ قرآن کا افتتاح فرمایا۔ اسی دن رات میں جامعہ حفصہ نور کے طلباء و طالبات میں اسناد تقسیم کیں اور طلباء کی دستار بندی بھی فرمائی۔

۹ رومبر بروز ہفتہ دوپہر ۱۲ بجے ابا صالح کمپس مسجد دیہ نعیمیہ کا اعلان کیا۔ اسی دن رات میں جامعہ حفصہ نور کے طلباء و طالبات میں اسناد تقسیم کیں اور طلباء کی دستار بندی بھی فرمائی۔

۱۰ رومبر بروز اتوار دوپہر ۱۱ بجے ناروال سے لاہور کے لیے ب میں سورہ اخلاص کی فضیلت پر گفتگو فرمائی۔ خطاب سے روانہ ہوئے۔ عصر کے وقت لاہور پہنچے بعد نمازِ مغرب اور عشاء قبل صاحبزادہ سید جہانگیر اشرف جیلانی اور صاحبزادہ سید نجیب

اشرف جیلانی نے بارگاہ رسالت ﷺ میں ہدیہ نعمت پیش کی۔ سے اظہار تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ مولا تعالیٰ محفل کے اختتام پر صلوٰۃ وسلام پیش کیا گیا اور محبوب المشائخ تمام کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین سید محبوب اشرف جیلانی نے دعا فرمائی۔

منقبت بحضور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حضرت مولانا حسن رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

بیاں ہو کس زبان سے مرتبہ صدیق اکبر کا
ہے یادگارِ محبوب خدا صدیق اکبر کا
رسول اور انبیاء کے بعد جو افضل ہو عالم سے
یہ عالم میں ہے کس کا مرتبہ صدیق اکبر کا
گدا صدیق اکبر کا خدا سے فضل پاتا ہے
خدا کے فضل سے میں ہوں گدا صدیق اکبر کا
ہوئے فاروق و عثمان و علی جب داخل بیعت
با فخر سلاسل سلسلہ صدیق اکبر کا
علی ہیں اس کے دشمن اور وہ دشمن علی کا ہے
جو دشمن عقل کا دشمن ہوا صدیق اکبر کا
خدا اکرام فرماتا ہے اتنا کہہ کر قرآن میں
کریں پھر کیوں نہ اکرام اتقیا صدیق اکبر کا
الہی رحم فرما خادم صدیق اکبر ہوں
تیری رحمت کے صدقے واسطے صدیق اکبر کا
لثایا را و حق میں گھر کئی بار اس محبت سے
کے لٹ لٹ کر حسن گھر بھر گیا صدیق اکبر کا

وفیات:

فخر المشائخ مدظلہ العالی کے استاد محترم مفتی الہلسنت یادگار اسلاف حضرت علامہ مفتی محمد اطہر نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ گزشتہ دنوں انتقال فرمائے گئے۔ اذالله و اذالیہ راجعون آپ کی نمازِ جنازہ جامع مسجد آرام باغ میں آپ کے پوتے نے پڑھائی۔ اس موقع پر کثیر تعداد میں علماء و مشائخ الہلسنت نے شرکت کی اور مفتی محمد اطہر نعیمی اشرفی رحمۃ اللہ علیہ کے لیے ایصالِ ثواب کیا۔

فخر المشائخ مدظلہ العالی کے مرید جناب داش اشرفی کے والد انتقال کر گئے۔ اذالله و اذالیہ راجعون حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کے استاد محترم جناب حافظ عبد البادی الباسط کی والدہ گزشتہ ماہ انتقال کر گئیں۔

اذالله و اذالیہ راجعون وہ عرصہ دراز سے علیل تھیں، ان کی نمازِ جنازہ ان کے صاحبزادے جناب حافظ عبد البادی مدظلہ العالی نے پڑھائی۔

حضرت فخر المشائخ مدظلہ العالی کے ماموں جناب مدثر احمد دہلوی اشرفی صاحب کے داماد جناب صادق صاحب کا انتقال ہوا۔

اذالله و اذالیہ راجعون ہم ادارہ الاشرف کی جانب سے تمام مرحومین کے پسمندگان